سیدتی سیدتی اُم البنینؑ
سیدتی سیدتی اُم البنینؑ

لبیک لبیک لیثۃ العرین
لبیک لبیک لیثۃ العرین

www.uwf.org.pk

ماہنامہ الموسوی پشاور
ربیع الثانی تا جمادی الثانی 1432 ہجری
رجسٹرڈ نمبر 443 جلد 12 شمارہ نمبر 5

سہ ماہی ایڈیشن

اُم البنینؑ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ: فاطمة بضعة مني

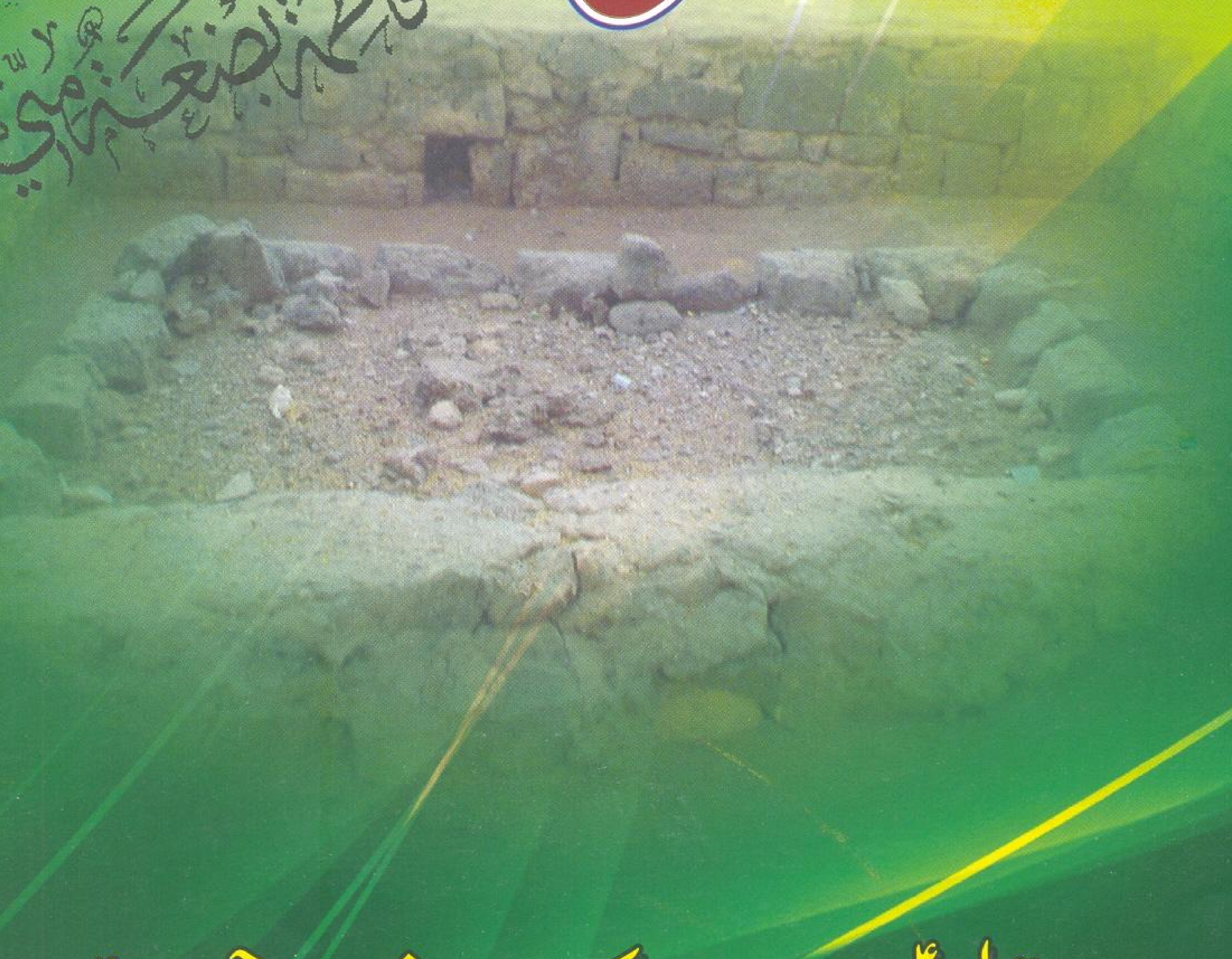

باب بتولؑ ہو کہ درِ خیمہ حسینؑ
ہر دور میں لٹا سرو سامان فاطمہؑ

سیدتی سیدتی ام البنینؑ — لبیک لبیک لیثۃ العرین

سیدتی سیدتی ام البنین — لبیک لبیک لیثۃ العرین

ام البنین

سہ ماہی ایڈیشن

ماہنامہ الموسوی پشاور — ایڈیٹر ڈاکٹر ارم ناز کیانی

جلد نمبر 12 | ربیع الثانی تا جمادی الثانی 1432 ہجری | شمارہ نمبر 5

نگران اعلیٰ:

سیدہ ام لیلیٰ مشہدی

چیئرپرسن ام البنین ڈبلیو ایف پی

ایڈیٹر

ڈاکٹر ارم ناز کیانی

قانونی مشیر

سیدہ عبیدۃ الزہرا موسوی (ایڈوکیٹ)

ڈبل گولڈ میڈلسٹ

معاونین

سیدہ بنت الھدیٰ (ڈبل گولڈ میڈلسٹ)

پروفیسر غلام صغریٰ ایم اے فائن آرٹس

ڈاکٹر خانم زہرا گل گولڈ میڈلسٹ

فہرست

	مضامین	صفحہ نمبر
1	اداریہ	2
2	خصوصی پیغام بمناسبت عشرہ عزائے فاطمیہؑ (قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی)	3
3	نہج البلاغہ کے آئینے میں	4
4	صادقؑ آلِ محمدؐ (حماد اہلبیت سید محسن نقوی شہید)	5
5	درس حدیث (سیدہ بنت موسیٰ موسوی)	6
6	قرآن مجید (ذاکرہ اہلبیت سیدہ توصیف زہرا نقوی)	7
7	جناب حبیب ابن مظاہر سید قیصر عباس نقوی	9
8	حضرت امام حسن عسکری (منظوم کلام)	11
9	طب امام جعفر صادقؑ	11
10	مومن قریش حضرت ابو طالبؑ (منظوم کلام)	12
11	ابو طالبؑ نگہبان رسالتؐ	12
12	دعا (غلام صغریٰ)	14
13	فضائل نوروز (منظوم کلام)	14
14	مختار جنریشن کارنر	15
15	قصیدہ حضرت ابوالفضل العباس (آپا سیدہ حسین)	18
16	ایوان فاطمہؑ (منظوم کلام)	21
17	خبریں	16-23

اداریہ

خالقِ کائنات نے آب وگل کی اس دنیا کو رنگ ونور سے مزین کر کے اپنا اور اپنے محبوب کا اظہار چاہا۔اس مقصد کے لئے اس نے مشتِ خاک کو جذبات اور احساسات اور خواب واضطراب سے نواز کر حضرتِ انسان بنایا پھر ان فطری صلاحیتوں کو تعمیری انداز سے بروئے کار لانے والا انسان فرشتے سے بہتر اور تخریبی صورتوں میں اپنانے والا حیوان سے بدتر ہوتا چلا گیا۔

عادل ومنصف رب نے روزِ ازل سے تابہ ابد ہدایت کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے ہر دور میں انبیاء وصالحین مبعوث کیے اور جزا وسزا کے تعین کے لئے ابلیس ملعون کی قوتِ گمراہی کو سلب نہ کیا تاکہ کھرے کھوٹے کی پہچان ہو سکے۔ اس صورت حال سے روئے زمین پر دو طرح کے انسان نظر آئے۔ایک انبیاء وصالحین کے پیروکار جو اہل ایمان کہلائے اور دوسرے ابلیس کے پیروکار جو دنیاوی اغراض اور دولت وطاقت کے حصول میں سرگرداں دکھائی دیے اور یوں حق وباطل کی وہ جنگ چھڑی جو بتدریج دنیا کو تباہی کے دھانے کی طرف لے جا رہی ہے۔

آغازِ آفرینش سے عصر حاضر تک کے لادین عاقبت نااندیشوں نے ظاہری طاقت و دولت سے مظلوم کا جینا دوبھر کر رکھا ہے۔دنیا کے نقشے پر اگر ایک طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ آج بھی مادیت پرست اور پوری دنیا پر چھا جانے کا خواہاں ابلیسی استعمار ترقی کی دوڑ میں مسلم ممالک کو کس بری طرح کچل رہا ہے۔ پاکستان کی سرحدوں پر ہونے والے ڈرون حملوں، لیبیا کے خلاف امریکی جارحیت اور یمن وبحرین کے عوام پر ہونے والے مظالم سے کون واقف نہیں۔

دراصل عالمی استعمار مسلم ممالک کے استحکام کو برداشت ہی نہیں کر سکتا اور صد افسوس! ان مسلم حکمرانوں پر جو عالمی سرغنے کی ظاہری طاقت سے مغلوب ہو کر اپنے ہی برادرانِ ملی کی قسمت اور مستقبل کے سودے کر چکے ہیں۔ایسا نہ ہوتا تو متحدہ عرب امارات اور سعودی عرب کی افواج بحرین کے مسلمانوں پر مظالم کے پہاڑ نہ توڑتے۔ عراق اور افغانستان میں تو کب سے اتحادی افواج موجود ہیں۔ تیونس اور مصر میں بھی عوام کے جذبات کو مشتعل کر کے حکمرانوں کے خلاف ڈرامہ رچایا گیا تاکہ سست رو غلاموں کو برطرف کر کے نئے کٹھ پتلی حکمران بٹھائے جائیں جو ان کے حسب منشا اپنی عوام کا گلا گھونٹ سکیں کشمیر اور فلسطین کے مسائل کو دانستہ کبھی حل ہونے ہی نہ دیا گیا تاکہ نہ تو مسلمان سکھ کا سانس لے سکیں اور نہ ہی ان کے اسلحوں کی فروخت میں رکاوٹ پیدا ہو۔وطن عزیز جسے اسلام کا قلعہ سمجھا جاتا ہے میں ڈرون حملوں کی تباہ کاریوں سے لاکھوں بے گناہوں کو شہید کیا جا رہا ہے۔جس سے ایک طرف تو ہماری افرادی قوت کو کم کیا جا رہا ہے۔ اور دوسری طرف مہنگائی، بے روزگاری، بیماریوں اور اموات سے نڈھال عوام کو ظلم کے خلاف سر اٹھانے کے قابل ہی نہیں چھوڑا گیا۔

اُدھر مشرقِ وسطیٰ میں اسرائیل کو آلۂ کار بنا کر مقامی مسلمانوں کو مجبور ومحکوم کیا جا رہا ہے۔ ایسے میں اقوام متحدہ خاموش تماشائی بنا مسلمانوں کی تباہی کا تماشا دیکھ رہا ہے۔جس کے لئے کہا جاتا ہے کہ خاموشی نیم رضامندی کہلاتی ہے۔ اقوام متحدہ اس سارے منظرنامے میں بی ٹیم کا کردار ادا کر رہا ہے۔ مسلم حکمران اگر روزِ اول سے عالمی سرغنے کے سامنے سر نہ جھکاتے تو نہ کرغستان اور تیونس میں حالات خراب ہوتے اور نہ ہی نوبت یمن وبحرین اور لیبیا تک پہنچتی۔ عالمی استعمار ایک طرف تو مسلمانوں کی ظاہری وجسمانی زندگیوں کو تباہ کر رہا ہے اور دوسری طرف ٹیری جونز اور وین سیپ جیسے نام نہاد پادریوں کے ہاتھوں امتِ مسلمہ کی روح پر چرکے لگا رہا ہے۔

فلوریڈا چرچ کے یہ ملعون پادری قرآن پاک کی بے حرمتی کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کر رہے ہیں۔قرآن پاک جو سرچشمہ رشد وہدایت ہے خود رب کائنات نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا اور فرمایا۔

ان نحن نزلنا الذکر و ان لہ لحفظون

(ترجمہ) بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔لہذا تا قیامت اس کے اعراب میں فرق لانا ممکن نہیں تو یہ ملعون پادری سوائے اپنے لیے جہنم کے آخری طبق کے حصول کے اور کیا کر سکتا ہے۔ عالمی امن کے جھوٹے اجارہ دار امریکی حکمرانوں کے لئے نہایت شرم کا مقام ہے کہ وہ امن کا راگ الاپتے ہیں اور خود شعائراللہ کی بے حرمتی کر کے اہل اسلام کی غیرت کو للکارتے ہیں اگر ماضی میں رشدی ملعون کو کیفر کردار تک پہنچایا گیا ہوتا تو ٹیری جونز ملعون کو یہ جرأت نہ ہوتی۔

ایسے کرب ناک حالات میں امت مسلمہ کے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔اسلامی سربراہی کانفرنس کی تنظیم اور عرب لیگ کو عالمی استعماروں کی ان گھٹیا چالوں کا منہ توڑ جواب دینا چاہیے۔کیونکہ حدیث نبوی ہے کہ مسلمانوں کی مثال ایک جسم کی سی ہے اس کے کسی بھی عضو میں تکلیف ہو تو پورا جسم بے قرار ہو جاتا ہے۔یوں کہیے کہ ملتِ اسلامیہ کی مثال جسم میں آنکھ کی سی ہے جو جسم کے ہر حصے کے درد کا یکساں اظہار کرتی ہے۔

بقول شاعر:

مبتلائے درد کوئی عضو ہو روتی ہے آنکھ
کس قدر ہمدرد سارے جسم کی ہوتی ہے آنکھ

عالم اسلام کے تمام حکمرانوں کو اتحاد و یگانگت سے یک مشت ہو کر عالمی سرغنے کو اس کی ناپاک حرکتوں سے روکنا ہوگا۔ کیونکہ موجودہ بدامنی، شعائراللہ کی بے حرمتی اور مسلمانوں کے خلاف جارحیت سے ملت اسلامیہ کے غیر محفوظ مستقبل کی صدا سنائی دے رہی ہے اور مسلمان ہرگز ایسا ہونے نہیں دیں گے۔کیونکہ اہل ایمان ہمیشہ دین، مذہب کے استحکام کے لئے سر بہ کف رہتے ہیں تاریخ ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے عالمی استعمار جان لے کہ مسلمان ماضی کو دہرا سکتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کے درد انھیں غازی اور ان کی شہادتیں انھیں امر کرتی ہیں اور ان کے پاکیزہ عزائم روحانی طور پر ان کی نسلوں میں منتقل ہوتے ہیں۔

فرشتہ موت کا چھوتا ہے گو بدن تیرا
تیرے وجود کے مرکز سے دور رہتا ہے۔

سلسلہ نبوت کی تکمیل کے بعد اور غیبت امامت کی تکمیل تک ہر دور میں الہامی تعلیمات کا فریضہ صالحین ادا کرتے ہیں اور خوش قسمتی سے ملت جعفریہ کو اس پر آشوب دور میں ایسے سچے اور بے لوث رہنما کی قیادت حاصل ہے جو باطل کی طاقت کے سامنے نہ کبھی جھکا ہے اور نہ بکا ہے۔ قائد ملت کا فرمان ہے "ظالم کی مدد اور پشت پناہی کرنے والے مسلم حکمران خدا سے ڈریں اور یاد رکھیں کہ اسلام نے ہی سربلند اور باطل نے سرنگوں ہونا ہے" پروردگار ہمیں قائد ملت جعفریہ آغا حامد علی شاہ الموسوی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عالمی استعمار کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح ڈٹ جانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ایڈیٹر: ڈاکٹر ارم ناز کیانی
(مرکزی ڈپٹی سیکرٹری جنرل ام البنین ڈبلیو ایف پی)

قرآن و مشاہیر اسلام کے خلاف گستاخانہ استعماری اقدامات روکنے کیلئے جرأت حیدریؑ کا مظاہرہ کرنا ہوگا

حامد موسوی

استعماری ابرہہ اور اس کے ایجنٹوں کے شر سے عالم اسلام کی نجات کیلئے دعائے استغاثہ کی اپیل

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملکت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ رسول اکرمؐ، قرآن پاک اہلبیت اطہار اور پاکیزہ وصحابہ کبار کے خلاف گستاخانہ اقدامات روکنے کیلئے مسلم حکمرانوں کو جرأت حیدری کا مظاہرہ کرنا ہوگا اور تمام مسلم ممالک کو متحد ہو کر امریکہ اور اس کے پٹھوؤں کے استعماری ایجنڈے کے خلاف صف آرا ہونا ہوگا۔ یہ بات انہوں نے بنت رسولؐ کاتون جنت حضرت سیدہ فاطہ زہرا سلام اللہ علیہا کی حسرت ناک شہادت کے سلسلے میں 23 جمادی الاولیٰ تا 3 جامدی الثانی "عالمی عشرہ عزائے فاطمیہ" منانے کا اعلان کرتے ہوئے کہی۔ ہیڈ کوارٹر مکت تشیع سے جاری کردہ ایک بیان میں آقای موسوی نے پوری امت مسلمہ سے اپیل کی کہ عالمی عشرہ عزائے فاطمیہ کے پروگاموں میں قادر مطلق کی بارگاہ میں دعائے استغاثہ بلند کی جائے کہ عالم اسلام کو عہد حاضر کے استعماری ابرہہ اور اس کے ایجنٹوں کے شر سے نجات دکلائے جیسے خانہ کعبہ کو ابرہہ کے ہاتھیوں سے بچایا تھا۔ اہوں نے کہا کہ حرمین شریفین کا تحفظ واجب ہے نہیں اوجب ہے، حرمین شریفین کے تحفظ کیلئے مسلم حکمرانوں کو حریمین شریفین کے سب سے بڑے دشمن شیہونیت کے سرپرست امریکی استعمار کے کیمپ سے نکلنا ہوگا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اس امر پر دکھ کا اظہار کیا کہ کے عالمی انسانی حقوق کے ٹھیکیداروں کے ممالک میں مسلمانوں کی قبریں بھی محفوظ نہیں جس کا بنیادی سبب مسلامانوں کا جرم ضعیفی اور اسلام و مشاہیر اسلام سے دوری ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پورا عالم اسلام ابلیسی قوتوں کا نشانہ ہے پیغمبر اسلام کے خاکے بنائے جارہے ہیں قرآن پاک کو نذر آتش کیا جارہا ہے۔ شعائراللہ کی بے حرمتی کی جارہی ہے یہ سب ہمہ کردہ تست کے مصداق مسلمانوں ہی کا کیا دھرا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ خود کو مسلمانوں کا چیمپین سمجھنے والے دو ممالک نے اپنے مفادات کیلئے پوری اسلامی دنیا کو اکھاڑا بنا رکھا ہے جو اپنے مفادات کیلئے تو جلسے جلوس کراتے ہیں لیکن قرآن کی بے حرمتی کے بارے میں انہوں نے کیا کیا؟۔ انہوں نے کہا کہ صد افسوس کہ اگر حکمانوں پر کوئی حرف آئے تو سفارتی تعلقات منقطع کردیے جاتے ہیں اور سفیروں کو واپس بلا لیا جاتا ہے۔ لیکن اسلام کے ہیروز کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا گیا۔ کسی مسلم حکمران کے کان پر جوں تک نہیں رینگی۔ انہوں نے کہا کہ خادمین حرمین شعائر الٰہی اور حضور اکرمؐ کے اجداد کرام، آل اطہار، ازواج مطہرات اور پاکیزہ صحابہ اکبارؓ کے مزارات کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا وہ کسی سے ڈھکی چھپی بات نہیں، حضور اکرم کی والدہ گرامی حضرت آمنہؑ، زوجہ رسولؐ حضرت عائشہؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور دیگر اصحاب و اہل بیت اطہار کے مزارات جو جنت المعلیٰ اور جنت البقیع میں خلافت عثمانیہ تک قائم تھے۔ ان کا نام ونشان تک مٹادیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا کسی سے ذاتی بیر نہیں لیکن ظلم میں اپنوں کی مدد کرنا بھی عصبیت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مسلمان خود کوئی زیادتی کریں تو خاموشی اور اگر غیر کریں تو واویلا مچادیا جاتا ہے لہذا پہلے گھر کی خبر لینی چاہیئے۔

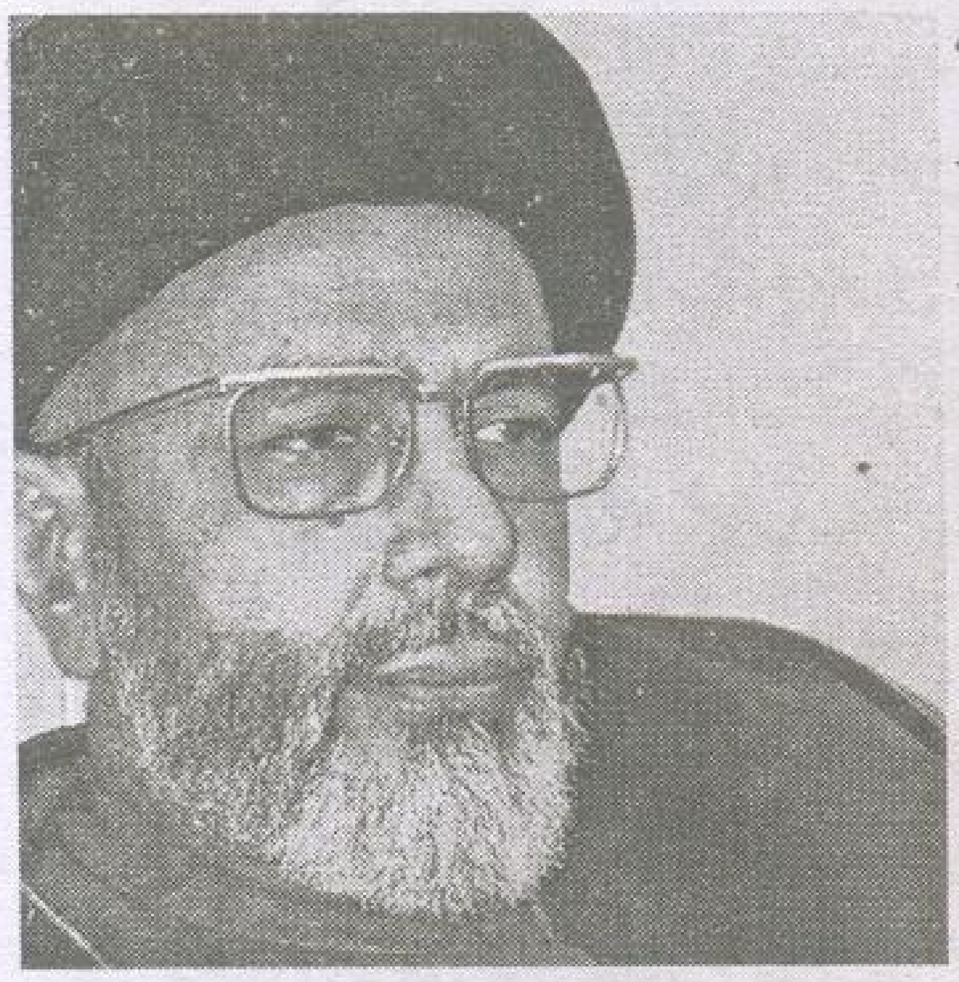

آقای موسوی نے کہا کہ استعمار کے ایجنٹ مسلم حکمران ٹھیک ہوتے تو نہ القدس کی بے حرمتی ہوتی نہ بابری مسجد کو آگ لگائی جاتی نہ دیار غیر میں مسلمانوں کے قبرستانوں کا ستیاناس کیا جاتا۔ انہوں نے کہا کہ خداوند والم نے اپنے پیارے نبیؐ اور شعائراللہ کو عزت ورفعت نے نوازا ہے لہذا کوئی ان کی شان نہیں گھٹا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ تحفظ حرمین اور صحابہؓ واہلبیتؑ کی حرمت کے خواہاں افراد کو پہلے مسلم حکمرانوں کو استعمار کے چنگل سے آزاد کرنا اور ذاتِ پروردگار کے سامنے سر کو جھکانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے ہیروز کی حفاظت میں ناکام قوموں کو مرجانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مسلم حکمرانو پر لازم ہے کہ وہ شعائراللہ کی بے حرمتی کا مسئلہ عالمی فورم پر اٹھائیں اور اس بارے مین آئی سی سی، اقوام متحدہ میں آواز بلند کریں، عرب لیگ اور او آئی سی کی زبانوں کے تالے کھلوائیں اور اپنے اندر جرأت حیدری پیدا کریں جن کا فرمان سنہری حروف سے رقم ہے۔
ظالم کے دشمن اور مظلوم کے مددگار بن جاؤ۔ انہوں نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ مشرقی تیمور اور سوڈان میں تو استصواب رائے ہوگیا لیکن کشمیر و فلسطین کے مسائل لاینحل ہیں جنہیں مسلم حکمران خود حل کروانا نہیں چاہتے، استعمار تو پہلے ہی دشمن ہے وہ جہاں چاہے چڑھ دوڑتا ہے، افغانستان و عراق،، لیبیا کو تہس نہس کردیا گیا، تیونس میں نئے ایجنٹوں کو تعینات کر رہا ہے لیکن یمن اور بحرین میں ہونے والے مظالم پر تشویش تک کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اس سے بڑی منافقت اور کیا ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے مسائل سانجے ہیں اور سب ایک جسم کی مانند ہیں۔ کسی حصے میں درد سے پورا جسم متاثر ہوتا ہے لہذا پورا عالم اسلام کسی بھی مسلم ملک پر ہونے والی جارحیت اور ظلم کیخلاف یکجا ہو کر آواز بلند کریں اور مسلم ممالک کے امور میں امریکہ اور اس کے ایجنٹوں کی مداخلت کی پرزور مذمت کریں۔ آقای موسوی نے اس امر کا اظہار کیا کہ مظلومین کی حمایت اور ظالمین سے نفرت و بیزاری کیلئے آواز حق بلند کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فرمان رسالتؐ ہے کہ چار خواتین کی جنت خود مشتاق ہے آسیہ بنت مزاحم، مریم بنت عمران، خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ۔ آقای موسوی نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ کی اس سے بڑی عظمت وفضیلت اور کیا ہوگی کہ جس جنت کے حصول کی ساری دنیا مشتاق ہے وہ جنت آپ کی مشتاق ہے۔ انہوں نے کہا

کہ جس بی بی کے والد گرامی رحمتہ اللعالمین، شوہر قسیم النار والجنہ اور بیٹے جنت کے جوانوں کے سردار اور وہ خود عالمین کی عورتوں کی سردار ہو اس کے مقام کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔ رسالت مآبؐ کی رحلت کے بعد بنت رسول حضرت فاطمہ زہرؑا نے امامت وولایت سے دین اسلام کی پاسبانی و پاسداری کا عظیم ترین فریضہ جراتمندی سے سرانجام دیا۔ انہوں نے کہا کہ فاطمہ زہرؑا وہ مقدس ترین خاتون ہیں جنہیں رسالتمآبؐ نے سیدۃ النساء العالمین یعنی عالمین کی عورتوں کی سردار کے لقب سے شرفیاب کیا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا کہ آپ کا طرز حیات عالم نسوانیت کیلئے آئیڈیل ہے آپ زہد وتقوی کے لحاظ سے بے نظیر، فضل وشرف کے لحاظ سے بے مثال اور خانوادہ کے لحاظ سے باکمال ترین ہیں، پوری کائنات میں حضرت فاطمہ زہرؑا کی عظمت واضح اور عیاں ہے آپ واحد یادگار رسول ہیں اور کائنات میں یہ شرف آپ ہی کو حاصل ہے کہ آپ جب بارگاہ رسالتمآب میں آجاتیں تو رسول آپ کی تعظیم میں کھڑے ہوجاتے ہاتھوں پر بوسہ دیتے اور اپنے پاس بٹھاتے آیہ تطہیر آپ کی طہارت وعصمت کی گواہ ہے اور آیہ مباہلہ آپ کے رسول کی لخت جگر ہونے پر شاہد ہے جبکہ آیۃ مودت سے واضح ہوتا ہے کہ آپ کی محبت کو اجر رسالت گردانا گیا۔ حضرت فاطمہ زہرؑا نے اپنے بابا کی موجودگی میں اپنی ماں خدیجۃ الکبری سلام اللہ علیہا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے کار رسالت میں رسالتمآب کا ہاتھ بٹایا۔ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے اسلامیان عالم سے اپیل کی کہ عشرِ عزائے فاطمیہ کے پروگراموں میں حضرت فاطمہ زہرا کی سیرت وکردار کو اجاگر کیا جائے اور مجالس عزاء پروگراموں کا انعقاد کر کے اسلام، قرآن اور مشاہیر اسلام کی بے حرمتی اور توہین کیخلاف آواز احتجاج بلند کی جائے۔

نہج البلاغہ کے آئینے میں

فقراء کو زہد اور سرمایہ داروں کو شفقت کی ہدایت

امابعد۔ انسان کے مقسوم میں کم یا زیادہ جو کچھ بھی ہوتا ہے اس کا امر آسمان سے زمین کی طرف بارش کے قطرات کی طرح نازل ہوتا ہے لہذا اگر کوئی شخص اپنے بھائی کے پاس اہل ومال یا نفس کی فراوانی دیکھے تو اس کیلئے فتنہ نہ بنے کہ مرد مسلم کے کردار میں اگر ایسی پستی نہیں ہے جس کے ظاہر ہوجانے کے بعد جب بھی اس کا ذکر کیا جائے اس کی نگاہ شرم سے جھک جائے اور پست لوگوں کے حوصلے اس سے بلند ہوجائیں تو اس کی مثال اس کامیاب جواری کی ہے جو جوئے کے تیروں کا پانسہ پھینک کر پہلے ہی مرحلے میں کامیابی کا انتظار کرتا ہے جس سے فائدہ حاصل ہو اور گزشتہ فساد کی تلافی ہو جائے۔ یہی حال اس مرد مسلمان کا ہے جس کا دامن خیانت سے پاک ہو کہ وہ ہمیشہ پروردگار سے دو میں سے ایک نیکی کا امیدوار رہتا ہے یا داعی اجل آجائے تو جو کچھ اس کی بارگاہ میں ہے وہ اس دنیا سے کہیں زیادہ بہتر ہے یا رزق خدا حاصل ہو جائے تو وہ صاحب اہل ومال بھی ہوگا اور اس کا دین اور وقار بھی برقرار رہے گا۔ یادرکھو۔ مال اور اولاد دنیا کی کھیتی ہے اور عمل صالح آخرت کی کھیتی ہے اور کبھی کبھی پروردگار بعض اقوام کیلئے دونوں کو جمع کر دیتا ہے لہذا خدا سے اس طرح ڈرو جس طرح اس نے ڈرنے کا حکم دیا ہے اور اس کا خوف اس طرح پیدا کرو کہ پھر معذرت نہ کرنا پڑے۔ عمل کرو تو دکھانے سنانے سے الگ رکھو۔ کہ جو شخص بھی غیر خدا کے واسطے عمل کرتا ہے۔ تو خدا اسے اس شخص کے حوالے کر دیتا ہے۔ میں پروردگار سے شہیدوں کی منزل، نیک بندوں کی صحبت اور انبیاء کرام کی رفاقت کی دعا کرتا ہوں۔

ایاالناس! یادرکھو کہ کوئی شخص کسی قدر بھی صاحب مال کیوں نہ ہوجائے اپنے قبیلہ اور ان لوگوں کے ہاتھ اور زبان کے ذریعہ دفاع کرنے سے بے نیاز نہیں ہوسکتا ہے۔ یہ لوگ انسان کے بہترین محافظ ہوتے ہیں اس کی پراگندگی کے دور کرنے والے اور مصیبت کے نزول کے وقت اس کے حال پر مہربان ہوتے ہیں۔ پروردگار بندے کیلئے جو ذکر خیر لوگوں کے درمیان قرار دیتا ہے وہ اس مال سے کہیں زیادیہ بہتر ہوتا ہے جس کے وارث دوسرے افراد ہوجاتے ہیں۔

آگاہ جو جاؤ کہ تم سے کوئی شخص بھی اپنے اقرباء کو محتاج دیکھ کر اس مال سے حاجت برآری کرنے سے گریز نہ کرے۔ جو باقی رہ جائے تو بڑھ نہیں جائے گا، اور خرچ کر دیا جائے تو کم نہیں ہوجائے گا۔ اس لیے کہ جو شخص بھی اپنے عشیرہ اور قبیلہ سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے تو اس قبیلہ سے ایک ہاتھ رک جاتا ہے اور خود اس کیلئے بے شمار ہاتھ رک جاتے ہیں اور جس کے مزاج میں نرمی ہوتی ہے تو وہ قوم کی محبت کو ہمیشہ کیلئے حاصل کر لیتا ہے۔ سید رضیؒ اسکی شرح یوں بیان کرتے ہیں۔ اگرچہ اسلام نے نظاہر فقیر کو غنی کے مال میں یا رشتہ دار کو رشتہ دار کے مال میں شریک نہیں بنایا ہے لیکن اس کا یہ فلسفہ کے تمام املاک دنیا کا مالک حقیقی پروردگار ہے اور اس کے اعبار سے تمام بندے ایک جیسے ہیں سب اس کے بندے ہیں اور سب کے رزق کی ذمہ داری اس کی ذات اقدس پر ہے۔ اس امر کی علامت ہے کہ اس نے ہر غنی کے مال میں ایک حصہ فقیروں اور محتاجوں کا ضرور قرار دیا ہے۔ اور اسے جبرأ واپس نہیں لیا ہے۔ بلکہ خود غنی کو انفاق کا حکم دیا ہے تا کہ مال اس کے اختیار سے فقیر تک جائے۔ اس طرح وہ آخرت میں اجر وثواب کا حقدار ہوجائے گا اور دنیا میں فقراء کے دل میں اس کی جگہ بن جائے گی جو صاحبان ایمان کا شرف ہے کہ پروردگار لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت قرار دے دیتا ہے۔ پھر اس انفاق میں کسی طرح کا نقصان بھی نہیں ہے۔ مال یوں ہی باقی رہ گیا تو بھی دوسروں ہی کے کام آئے گا تو کیوں نہ ایسا ہو کہ اس کے کام آجائے جس کے زور بازو نے جمع کیا ہے اور پھر وہ جماعت بھی ہاتھ آجائے جو کسی وقت بھی کام آسکتی ہے جگر جگر ہوتا ہے اور دگر دگر ہوتا ہے

(از نہج البلاغہ۔ خلبہ نمبر 23)

صادق آل محمدؐ

(مدحت سرکار امام جعفر صادق علیہ السلام)

(بمناسبت ظہور پرنور امام 17 ربیع اول)

مرحبا، پھر کھل رہا ہے آدمیت کا چمن
پھر مزاج حق کی انگڑائی ہوئی باطل شکن
پھر تلاطم آفریں ہے جوش دریائے سخن
سج رہی ہے چودہ معصوموں کی دلکش انجمن

پھر جواب انتظار چشم تر آنے کو ہے
وقت کی آغوش میں تازہ ثمر آنے کو ہے

کارواں اب عید کر، تجھ کو نیا رہبر ملا
اے زمیں خوش ہو صداقت کا یہ پیغمبر ملا
ناز کر اے آسماں، رشک مہ و اختر ملا
دیکھ شہر علم، تجھ کو کیا منقش در ملا

یہ امام حق میرے مشکلکشا کی شکل ہے
اے نصیری ہو بہو تیرے خدا کی شکل ہے

حضرت باقرؑ، مبارک جانشین ارجمند
جس کا رتبہ سرحد سدرہ سے بھی ٹھہرا بلند
یہ کرم فطرت، حیا جو، غم بجاں، مشکل پسند
جس کا بچپن ڈالتا ہے آسمانوں پر کمند

جب جوانی آئے گی کیا بانکپن ہوجائے گا
جدا مجد کی طرح خیبر شکن ہو جائے گا

موسم گل کی طرح آیا ہے جعفر پر شباب
لو قدم لینے کو اتری ہے شعاع آفتاب
ریزہ ریزہ ٹوٹ کر بکھرا شب ظلمت کا خواب
ہوشیار اے آمریت، آگیا پھر انقلاب

دھڑکنیں سہمی ہوئی ہیں کیوں قریب و دور کی
ڈوبتی جاتی ہیں نبضیں کس لیے منصور کی

یہ محمدؐ کی طرح صادق، علیؑ جیسا بہادر
اس کا رتبہ کیا بتاؤں، خودزبر، افلاک زیر
قول میں صادق ہے منبر پر ولی میداں میں شیر
یہ اگر چاہے تو قسمت کو سنوارتے کیا ہے دیر

یہ جہاں میں جس کسی پر فیض ارزانی کرے
فقر کے عالم میں وہ عالم کی سلطانی کرے

''ص'' سے صائم سدا، صورت سے مافوق البشر
یہ ''الف'' الحمد کی آیات کا تصویر گر!!
''د'' سے درد آشنائے دیدہ و دل سر بہ سر
''ق'' سے قائم، قسیم کوثر و تسنیم تر

روح کے ہر زخم کا چارہ گر حاذق کہوں
دل یہ کہتا ہے اسے اب ''جعفر صادق'' کہوں

عکس ہے کاظمؑ ترا، تیری رضا تیرا رضاؑ
تیرا تقوی ہے تقی، نطق تقیؑ تیری صدا
عسکریؑ ہیبت تری، مہدیؑ ترا کل مدعا
اس سے آگے کچھ نہیں کچھ بھی نہیں، ہو بھی تو کیا؟

کیا دعا مانگوں متاع شمع عرفانی کے بعد
میں نے سب کچھ پالیا تیری ثنا خوانی کے بعد

ام البنین ڈبلیو ایف کا تعزیتی اجلاس

اسلام آباد (اے ایس آر نیوز) ام البنین ڈبلیو ایف پی کا تعزیتی اجلاس مرکزی دفتر میں منعقد ہوا جس میں چیئرپرسن ام لیلی مشہدی، ڈاکٹر خانم زہرا گل، انجمن دختران اسلام کی صدر پروفیسر صغرای اور دیگر عہدیداران نے شرکت کی۔ اجلاس میں مختار فورس پاکستان کی نگران کونسل کے رکن سید مسکین حسین شاہ نقوی کی وفات پر دلی اظہار افسوس کرتے ہوئے ان کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے تنظیم کی چیئرپرسن ام لیلی مشہدی نے کہا کہ مسکین حسین شاہ مشن مختارؑ کے بے لوث سپاہی اور قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے روحانی فرزند تھے جنھوں نے تادم وفات مخلصانہ طور پر خدمات سرانجام دیں۔ ان کا نام پاکیزہ اہداف ولاء وعزاء کے ساتھ ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اس موقع پر مرحوم کے فرزندان سید امجد حسین نقوی اور شیراز حسین نقوی سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے سید مسکین حسین شاہ کے درجات کی بلندی اور سوگوار خانوادہ کیلئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

درسِ حدیث (قسط نمبر 2)

تحریر: سیدہ بنت موسیٰ الموسوی

(درس ام البنین گرلز گائیڈ)

۱۲: معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ میں ایک سفر میں پیغمبر اکرمؐ کیساتھ تھا کہ میں نے عرض کیا کہ کوئی نفع بخش ارشاد فرمائیے تو پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا اگر تم سعادت مندوں کی زندگی اور شہداء کی موت چاہتے ہو اور یہ کہ بروز قیامت نجات و کامیابی حاصل کرو اور حرارت و گرمی کے روز سایہ حاصل کرو اور گمراہی و تباہی کے روز ہدایت اور نجات حاصل کرو تو قرآن حکیم کی تعلیم حاصل کرو کیونکہ یہ خدائے رحمان کا کلام ہے اور شیطان سے حفاظت کیلئے حفظ وامان ہے اور میزان عمل کو بھاری کرنے والا ہے۔

۱۳: رسول اللہؐ نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور پھر پڑھو کیونکہ جو شخص قرآن سیکھتا ہے اور پھر اسکو پڑھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے اسکا حال اس تھیلی کی مانند ہے جسمیں مشک بھرا ہوا تھا کہ اسکی خوشبو مکان کے گوشے گوشے میں پہنچ جاتی ہے اور اسکا حال جس نے قرآن سیکھا اور وہ اسکے دل میں ہی رہا یعنی نہ تو اس نے پڑھا نہ اس پر عمل کیا مشک کی اس تھیلی کی مانند ہے جسکے منہ کو باندھ کر اس پر مہر لگادی گئی ہو۔

۱۴: رسولؐ نے فرمایا کہ خداوند بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ جس شخص کو قرآن خوانی کی مشغولیت کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعا مانگنے کی فرصت نہیں ملتی میں اسکو سب مانگنے والوں سے بہت زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام (قرآن مجید) کو سب کلاموں پر ایسی فضیلت ہے جیسی کہ خود اللہ کو فضیلت ہے اپنی مخلوق پر۔

۱۵: پیغمبر اکرمؐ نے اپنے بعد کے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ (ضرور فتنے ظاہر ہونگے) تو حضرت علیؑ نے عرض کیا پھر ان فتنوں سے تحفظ کیسے ہوگا تو آپؐ نے فرمایا کہ کتاب خدا کے ذریعے کیونکہ اسمیں گذشتہ اور آئندہ کی خبریں اور دور حاضر کے احکام موجود ہیں۔ یہ وہ فضل ہے کہ جسمیں تحریہ پن نہیں ہے اسے خواہشات کج نہیں کرسکتی اس سے علماء سیر نہیں ہوتے یہ کثرت تلاوت سے پرانا نہیں ہوتا اسکے عجائبات ختم نہیں ہوتے اگر اسے کوئی سرکش چھوڑ دے گا تو خدا اسے پست اور ذلیل کرے گا اور جو اسکے غیر میں ہدایت طلب کرے گا وہ گمراہ ہوگا یہ اللہ کی مظبوط رسی اور صراط مستقیم ہے جو اس پر عمل کرے گا ثواب پائے گا جو اسکے ساتھ حکم کرلے گا وہ عادل ہے جس نے اسکی طرف دعوت دی اس نے سیدھے راستے کی طرف بلایا۔

۱۶: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ اے قرآن والو قرآن سے تکیہ نہ لگاؤ اور اسکی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اسکا حق ہے کلام پاک کی اشاعت کرو اور اسکو اچھی آواز سے پڑھو اور اسکے معانی میں تدبر کرو تا کہ تم فلاح کو پہنچو اور اسکا بدلہ (دنیا میں) طلب نہ کرو کہ (آخرت میں) اسکا بڑا ثواب (بدلہ) ہے۔

۱۷: آپؐ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن مجید دونوں بندے کیلئے شفاعت کریں گے روزہ عرض کرے گا کہ اللہ میں نے اسے دن کو کھانے پینے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجئے اور قرآن مجید کہے گا یا اللہ میں نے رات کو اسے سونے سے روکا میری شفاعت قبول کیجئے پس دونوں کی شعافت قبول کی جائے گی۔

۱۸: رسولؐ نے ایک موقع پر فرمایا صبح شام قرآن کی تلاوت سے غافل نہ رہو کیونکہ قرآن مردہ دل کو زندگی عطا کرتا ہے اور فحش اور برے کاموں سے روکتا ہے۔

۱۹: آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور جو چیز اس میں ہے اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کی ماں اور اس کے باپ کو تاج پہنایا جائے گا اور اس تاج کی روشنی دنیا کے آفتاب کی روشنی سے اچھی ہوگی جب کہ یہ فرض کرلیا جائے کہ آفتاب تمہارے گھروں کے اندر روشن ہے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہے۔ جس نے قرآن پر عمل کیا۔

۲۰: آپؐ نے فرمایا کہ قرآن کا حافظہ سے پڑھنا ہزار درجہ ثواب ہے۔

۲۱: آپؐ نے فرمایا: اے سلمان مومن اگر قرآن کی تلاوت کرتا ہے تو خدا اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس کے منہ سے نکلنے والے ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو کہ قیامت تک اس کے لیے تسبیح کرتا ہے۔

قرآن حکیم کی تلاوت کے بے شمار فضائل و فوائد ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا خدا ہم سب کو قرآن کی تلاوت اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا کرے آمین کیونکہ آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ ایسے قاری قرآن کہ جو قرآن کے احکام پر عمل نہیں کرتے تو جب تلاوت کرتے ہیں تو قرآن ان پر لعنت بھیجتا ہے۔

پیغمبرؐ اسلام کی چند احادیث کا ترجمہ:

۲: رسول خداؐ نے فرمایا لوگو! میں نے تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم نے اسکی پیروی کی تو گمراہ نہ ہوگے اور وہ قرآن اور میری عترت ہے۔

۳: رسول اللہؐ نے فرمایا: فاطمہ سلام اللہ علیہا میرا ٹکڑا ہے اور اس کے بیٹے میرے دل کا ثمر ہیں اور اس کا زوج میری آنکھوں کا نور ہے اور آئمہؑ جو اس کی اولاد ہیں میرے پروردگار کے امین اور اس کی رسی ہیں جس کسی نے ان سے تمسک کیا اس نے نجات پائی اور جس نے ان سے تخلف کیا وہ نابود ہوا۔

۴: آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہلبیتؑ پر مرے وہ شہید ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہلبیت لے کر مرے وہ بخشا ہوا مرتا ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہلبیتؑ پر مرتا ہے اس کی موت اس حالت پر ہوتی ہے کہ وہ توبہ کیا ہوا مرتا ہے، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہلبیت پر مرتا ہے وہ کامل الایمان مرتا ہے، آگاہ ہو جاؤ محبت آل محمدؐ پر مرتا ہے ملک الموت اس کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے اور قبر میں دو فرشتے منکر ونکیر اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں، آگاہ ہو جاؤ جو محبت اہلبیتؑ پر مرتا ہے وہ جس طرح دولہن شوہر کے گھر بھیجی جاتی ہے اسکو

بہشت کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

۵: رسول خداؐ نے فرمایا اے علیؑ! میں اور آپ اور آپ کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اور نو (۹) امامؑ حسینؑ کی اولاد سے، دین کے ارکان اسلام کبنیاد ہیں۔ جس نے ہماری پیروی کی اس نے نجات پائی اور جو پیچھے رہا (پیروی نہ کی) ہم سے دور ہوا اور جہنم کی طرف گیا۔

۶: رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کے پیروکار قیامت کے دن کامیاب ہوں گے۔

۷: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! جس نے تیری اطاعت کی، پس اس نے میری اطاعت کی، اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی، پس اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔

۸: میرے اہلبیتؑ کی مثال سفینہ نوحؑ کی طرح ہے کہ جو اس پر سوار ہو گا نجات پائے گا اور جو اس سے الگ رہے گا وہ ڈوب جائے گا۔

۹: اے علیؑ قیامت کے دن تین آنکھوں کے علاوہ ہر آنکھ گریاں ہو گی: ۱: وہ آنکھ جو رات سے صبح تک راہ خدا میں جاگتی رہے۔ ۲: وہ آنکھ جو حرام سے بند رہے۔ ۳: وہ آنکھ جو خوف خدا سے آنسو بہاتی رہے۔

۱۰: رسولؐ نے فرمایا قضا دعا کے ساتھ ٹل جاتی ہے۔

۱۱: رسول خداؐ نے فرمایا جو شخص دنیا میں اپنے مومن بھائی کی حاجت پوری کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر (۷۰) حاجتیں پوری کرے گا۔

۱۲: مومن کی نجات اس میں ہے کہ وہ اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

۱۳: رسولؐ نے فرمایا: جو قطرہ خون اللہ کی راہ میں گرتا ہے اس سے زیادہ اللہ کو کوئی قطرہ پسند نہیں۔

۱۴: بے شک اللہ جب کسی بندے کو زیادہ پسند کرتا ہے تو اس کو مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تا کہ اس کے گریہ کی آواز کو سنے۔

۱۵: جب تجھے تیری نیکی میں خوشی ہو اور تیری برائی سے تجھے ندامت ہو، پس تو مومن ہے۔

۱۶: علم دین حاصل کرنے والے کو جب موت آئے گی تو وہ شہید کی موت مرے گا۔

۱۷: لوگوں میں سے زیادہ شجاع وہ ہے جس نے اپنی خواہشات نفسانی پر غلبہ حاصل کیا۔

۱۸: قیامت کے دن علماء کی روشنائی کو شہداء کے خون سے تولا جائے گا اسوقت علماء کے قلم کی روشنائی کا وزن شہداء کے خون سے زیدہ ہو گا۔

۱۹: جو کسی دولت مند کے پاس آکر (اس کی دولت کی وجہ سے) اس کا احترام کرے اس کا ۲/۳ دین چلا جاتا ہے۔

۲۰: جو شخص اپنے عمل کو خلوص کے ساتھ پے در پے چالیس دن تک اپنے خدا کے لیے کرے تو خدا اسکے قلب سے حکمت و معرفت کے چشمے اسکی زبان پر جاری کر دیتا ہے۔

۲۱: زیادہ ہنسنا دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔

۲۲: صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا۔ (جاری ہے)

قرآن مجید

ذاکرہ اہل بیت سیدہ توصیف زہرہ نقوی

ایک مقدس کتاب جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے اور جو صاحبان تقوی و احتیاط کیلئے مجسم ہدایت ہے قرآن کریم ایک ایسا پاکیزہ ترین ذکر جسے رب العالمین نے اپنی خاص رحمت سے نازل کیا ہے اور وہی اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ ایک ایسی کتاب جو مکنون خزانہ ہے اور جس کے پاکیزہ باطن حقائق اور مقصد تک سوائے پاکیزہ نفوس اور کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ قرآن کریم خشک وتر کا مجموعہ طاقتوں کا مخزن، ثقل عظیم کہ اگر پہاڑوں پر نازل ہوتا تو پہاڑ اس کی ہیبت سے ذرہ ذرہ ہو جاتے وہ اعلی علم جس کے ذریعے مردوں سے بات کی جا سکتی ہے طویل راستے لمحوں میں طے کیے جا سکتے ہیں۔ مسائل کے پہاڑوں کو راستے سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ وہ پاکیزہ آیات بینات جنہیں راسخون فی العلم کے سینوں میں محفوظ کر دیا گیا۔ جن کی تاویل کو اللہ تبارک وتعالیٰ اور راسخون فی العلم کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا۔ ایک ایسا ہدایت کا سمندر جس کی اتھاہ تک سوائے مظہر قلوب کے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ جسے جبرائیلؑ امین نے حکم الٰہی سے قلب رسولؐ پر نازل کیا۔ وہ ساوی وحی جس نے تمام سابقہ کتابوں اور رسالتوں کی تصدیق کی اور زمین و آسمان کے رشتوں کو پھر سے جوڑ دیا۔ سوال یہ کہ قرآن آخر کیا ہے۔ قرآن کریم کے مطابق کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے تعارف کیلئے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں۔ "الم ذالک الکتب لاریب فیہ" یہ ایسی کتاب ہے جس میں شک نہیں "قد خاء کم من اللہ نور وکتب مبین" بے شک آ گیا تمھارے پاس وہ نور اور کھلی کتاب "ان ھذا القرآن یھری للتی ھی اقوام" بے شک اس قرآن میں قوموں کیلئے ہدایت ہے

"بل ھی آیات بینات فی صدو الذین اوتو العلم" یہ کھلی آیات میں جو علم والوں کے دلوں کو روشن کرتی ہیں جو ہم نے نازل کیا لوگوں کیلئے فرقان (نیکی اور بدی میں فرق کرنے والی) ہے۔

"تنزیل العزیز الحکیم" یہ زبردست حکمت والے (اللہ) کیطرف سے نازل ہوا۔ بے شک یہ رسول کریم کا قول ہے

"انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون" بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

"ھدی للمتقین" اس میں متقیوں کیلئے ہدایت ہے یہ (اللہ سے ڈرنے والے) اس کے علاوہ اور بھی تعبیریں ہیں لیکن یہاں صرف یہ واضح کرنا چاہتی ہوں کہ ان

تعبیرات کی روشنی میں قرآن کریم کی جو حیثیت واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ ایک مکمل ضابطہ ہے۔ یہ مکمل آئین و دستور ہے یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ قیامت تک علم کے متلاشی اور ہدایت کے طلبگار اس سے علم وہدایت پاتے رہیں گے۔ اسکا انداز ترتیب اس کی شان نزول ساری کائنات سے منفرد اور ممتاز ہے اور در اصل یہی اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ خالق کائنات کا کلام ہے اس لیے کہ دنیا کا کوئی انسان کتنی ہی بلند کتاب کیوں نہ تصنیف کرے وہ اللہ کے کلام جیسا کلام پیش نہیں کر سکتا اور اس شان کا اندازہ نہیں پا سکتا۔ یہ مافوق البشر ہے۔ یہ کلام الٰہی ہے۔ یہ قانون الٰہی ہے یہ معجز نما کلام اور منفرد انداز جہاں اسی بات کا ثبوت ہے کہ یہ رسولؐ اکرم کا کلام نہین وہاں اس بات کا بھی محکم ثبوت ہے کہ اس کے جمع کرنے میں کسی بادشاہ وقت یا خلیفہ رسول کا ہاتھ نہیں ہے۔ رسولؐ اکرم کی وفات حسرت آیات کے بعد قرآن کریم کو کوئی بھی خلیفہ یا بادشاہ وقت ترتیب دیۓ تو اس کی دو ہی صورتیں ہوتیں یا وہ ترتیب ٹھیک تنزیل کے مطابق ہوتی یا پھر اس میں وہ طبقہ برتا جاتا جو عموماً تصانیف و تالیف میں برتا جاتا ہے۔ حالانکہ جمع قرآن کی کسی ایک روایت میں بھی اس کا ذکر نہیں ہے کہ جمع کرنے والوں نے صاحبان آیات وسور سے یہ سول کیا ہو کہ یہ آیت کب اور کہاں کس آیت سے پہلے اور کسی آیت کے بعد میں نازل ہوئی ہے۔ قرآن مجید کا عام کتابوں سے الگ اور منفرد ہونا اس قدر واضح اور نمایاں ہے کہ اس کیلئے کسی ثبوت و برہان کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ قران مجید ہے کیا؟ اس کا جواب صرف ایک لفظ سے دیا جا سکتا ہے کہ قرآن خالق کائنات کے اصول تربیت کا مجموعہ اور شان ربوبیت کا مظہر ہے۔ قرآن کریم میں ربوبیت کی شان اس طرہ سے نمایاں ہے کہ اس کی وحی کا آغاز لفظ ربوبیت سے ہوا ہے

"اقراء باسم ربک الذی خلق"

یعنی میرے حبیبؐ تلاوت قرآن کا آغاز نام رب سے کرو۔ وہ رب جس نے پیدا کیا ہے۔ **"خلق الا نسان من علق"** وہ رب جس نے انسان کو علق سے پیدا کیا ہے یعنی ایسے لوتھرے سے بنایا ہے۔ جس کی شکل جونک جیسی ہوتی ہے

"اقراء و ربک الاکرم الذی علم بالقلم"

پڑھو کہ تمہارا رب وہ بزرگ و برتر ہے جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی

"علم الانسان مالم یعلم"

اور انسان کو وہ کچھ پڑھا دیا جو اسے نہین معلوم تھا۔ ان تمام آیات بالا سے یہ معلوم ہوتا ہے قرآن کریم کا آغاز ربوبیت سے ہوا ہے۔ ربوبیت کے ساتھ تخلیق، تعلیم مادہ تخلیق تعلیم بالقلم کا تذکرہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے کہ قرآن مید کے تعلیمات و مقاصد کا کل خلاصہ تخلیق و تعلیم میں منحصر ہے۔ اس کا نازل کرنے والا تخلیق کے اعتبار سے بقائے جسم کا انتظام کرتا ہے اور تعلیم کے اعتبار سے تزکیہ نفس کا اہتمام کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سورہ حمد کے ام الکتاب ہونے کا راز بھی یہی ہے کہ اس میں ربوبیت کے جملہ مظاہر سمٹ کر آگئے ہیں۔ اور اسکا آغاز بھی ربوبیت اور اس مظاہر کے ساتھ ہوتا ہے بلکہ اسی خیال کی روشنی میں اس حدیث مبارک کی بھی توجیہہ کی جا سکتی ہے وہ کہ جو کچھ آسمانی صحیفوں میں ہے وہ سب قرآن میں ہے اور جو کچھ قرآن مین ہے وہ سب سورہ حمد میں ہے یعنی قرآن مجید کا تمام تر مقصد تربیت بشریت ہے اور تربیت کیلئے تصور جزا۔ احساس عبدیت کردار نیک وبد کا پیش نظر ہونا انتہائی ضروری ہے اور سورہ حمد کے مالک یوم الدین، ایاک نعبد۔ ایاک نستعین صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم وہ الضالین'' میں یہی تمام باتیں پائی جاتی ہیں۔ حدیث کے باقی اجزاء کہ جو کچھ سورہ حمد میں ہے وہ بسم اللہ میں ہے اور جو کچھ بسم اللہ میں وہ سب بائے بسم اللہ میں ہے اس کی تاویل کا علم راسخون فی العلم کے علاوہ کسی کے پاس نہیں ہے البتہ انا النقطۃ التی تحت الباء کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ خالق کی ربوبی شان کا مظہر ذات علی ابن ابیطالبؑ ہے اور یہی کل قرآن کا مظہر ہے۔

جب یہ بات واضح ہوگئی کہ قرآن کریم شان ربوبیت کا مظہر ہے اور اصول و آئین تربیت کا مجموعہ ہے اور قرآن کریم میں یہی دو عناصر واضح طور پر موجود ہیں۔

تربیت کی دو قسمیں ہوتی ہیں

تربیت جسم، تربیت روح

تربیت جسم کیلئے ان اصول و قونین کی ضرورت ہوتی ہے جو جسم کی بقاء کے ضامن ہوں اور سماج کی تنظیم کے ذمہ دار ہوں اور تربیت روح کیلئے ان قواعد و ضوابط کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو انسان کے دل و دماغ کو روشن کر سکیں اور اس کے ذہن و دل کے دریچوں کو کھول سکیں۔ اور اس کے دل و ماغ کو اتنا وسیع کر دیں کہ ''وفیک الطوی العالم الاکبر'' اے انسان تجھ میں ایک عالم اکبر سمٹا ہوا ہے۔ تربیت کیلئے مذید جن باتوں کی ضرورت ہے وہ اس طرح سے ہیں

1. انسان کے قلب میں صفائی پیدا کی جائے۔
2. اس کے تصور حیات کو ایک خالق کے تصور سے مربوط بنایا جائے۔
3. دماغ میں قوت تدبر و تفکر پیدا کیا جائے۔
4. حوادث و وقائع میں خوئے توکل ایجاد کی جائے۔
5. افکار میں حق و باطل کا امتیاز پیدا کرایا جائے۔
6. قانون کے تقدس کو ذہن نشین کرایا جائے۔
7. اخلاقی بلندی کیلئے بزرگوں کے تذکرے دہرائے جائیں۔
8. اور قرآن مجید کے مختلف القاب کے یہی عناصر کار فرما نظر آتے ہیں۔

قران کریم قوانین کے مجموعے کے اعتبار سے کتاب ہے اور صفائے قلب کے انتظام کے لحاظ سے نور ہے۔

قوت تدبر کے اعتبار سے وحی رب ہے اور خوئے توکل کے لحاظ سے آیاب محکمات و متشابہات ہے۔

تصور خالق کیلئے تنزیل ہے اور تقدس قانون کے اعتبار سے قول رسول کریم ہے۔

امتیاز حق و باطل کیلئے فرقان ہے اور بلندی اخلاق کیلئے ذکر و تذکرہ

ان تمام اوصاف سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قرآن حکیم نہ تصنیف ہے نہ دستور وہ اصول تربیت کا مجموعہ اور شان ربوبیت کا مظہر ہے اور اس کا نازل کرنے والا کائنات سے مافوق اس کے اصول کائنات سے بلند اور اس کا انداز یہاں کائنات سے جداگانہ ہے۔ ہر آسمانی صحیفہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اپنے ساتھ کرم اور برکات لے کر آیا ہے لیکن اس کے باوجود قرآن کریم کا مطالعہ اس بات

کا زندہ ثبوت ہے کہ کسی صحیفہ کے برکات کا مقابلہ تنزیل قرآن کے برکات سے نہیں کیا جاسکتا۔تنزیل قرآن کی سب سے پہلے برکت اور قرآن کریم کا بنی نوع انسان پر یہ احسان عظیم اس نے تقریباً پانچ سو برس کے بعد زمین وآسمان کے رشتوں کو جوڑ دیا۔ جناب عیسیٰ کے آسمان پر چلے جانے کے بعد سے ہادیوں کا سلسلہ ضرور برقرار تھا لیکن وہ سلسلہ مسدود تھا جس سے زمین و آسمان کا رابطہ اور اتصال قائم ہوتا ہے شریعت عیسی کی تبلیغ ہو رہی تھی لیکن وحی کے رشتے ٹوٹ چکے تھے کوئی ایسا انسان نہیں تھا جس پر وحی نازل ہوتی اور جس کی وحی کا تذکرہ آج تاریخ قرآن میں ملتا ہو اس کے احسان پر دوسرا احسان یہ ہوا کہ مالک کائنات نے خالق کائنات نے جو وحی کی اس کی نوعیت کہ وحی بھی پیغام بھی علم وقرآن کا پیغام آیا جس سے معلوم ہوا کہ آج کی وحی دنیا کو علم وفہم کے جوہر عطا کرنے آئی ہے اور سوئی ہوئی دنیا کو بیدار کر کے اسے زیور علم سے آراستہ کرنے آئی ہے۔قرآن کریم میں پہلے پہل سارا عالم بشریت الوہیت کا مخاطب قرار پایا۔قرآن مجید اور تواریخ نے دیگر انبیاء کے پیغامات کا تذکرہ بھی کیا ہے لیکن ان پیغامات میں مخاطب عموماً ان کے دور کے افراد اور ان کی قوم کے لوگ ہوا کرتے تھے۔قرآن مجید نے سب سے پہلے "یا یھا الناس" کی آواز بلند کی اور سارے عالم انسانیت کو مخاطب بننے کا شرف حاصل ہوا۔قرآن پاک کا یہ احسان عالم انسانیت کیلئے ناقابل فراموش ہے قرآن مجید نے جس انداز سے انبیاء کی دعوت کا تذکرہ کیا ہے اس سے تمام انبیاء کی محنتیں اور کاوشیں اور راہ حق میں جو جوان کی قربانیاں ہیں وہ سب انسانیت کے عبرت اور درس کا باعث ہیں۔اور اسکا مطلب یہ ہے کہ انبیاء سا لکین جب بھی عبادت و تقویٰ کی دعوت دی ہے تو انکا روئے سخن ان کی قوم یا ان کے قبیلے کی طرف تھا لیکن یہ قرآن کریم ہی کا کرم ہے کہ اس نے دعوت عبادت و تقوی کو عام کر کے سارے عالم انسانیت کو مخاطب بنالیا" کہ اے انسانو اس اللہ کی عبادت کرو جس نے تمہیں بھی پیدا کیا ہے اور تمہارے پہلے والوں کو بھی پیدا کیا ہے شاید تم اس طرح متقی بن جاؤ" خطاب کا انداز بتاتا ہے کہ اس کا تعلق ایک قوم یا دور سے نہیں بلکہ کل مخلوق اس پیغام میں برابر کی شریک ہے تیسرا احسان یہ ہے کہ قرآن مجید عالم بشریت کا پہلا صحیفہ جس میں ضروریات زندگی کا لحاظ رکھتے ہوئے پوری حیات کا دستور پیش کیا گیا ہے۔چوتھا احسان یہ ہے کہ جہاں اصلاحات علم وعمل کی دعوت ہے وہاں تعلیم کائنات کے فریضے کو بھی انجام دیا ہے اس سے قبل نازل ہونے والے صحیفوں میں اصلاح زندگی کا سلسلہ اور ذکر تھا لیکن مسائل کا حل نہیں تھا۔قرآن حکیم ایک ابدی قانون بن کر آیا ہے۔اس لئے اپنے دامن میں مسائل کائنات کو بھی جگہ دی ہے تاکہ ہر دور ارتقاء میں اس کی عظمت وشان کلام برقرار رہے۔اور کسی زمانے کا انسان بھی بھی قرآن کے درسے محروم نہ جائے۔بلکہ ہر دور کا انسان ہر طرح کے مسائل کا حل کلام پاک سے حاصل کرے۔اللہ ارحم الراحمین کی عین رحمت کہ رحمت اللعالمین کا معجزہ قرآن رحمت بن کر نازل ہوا۔

جناب حبیب ابنِ مظاہر

تحریر: سید قیصر عباس نقوی

حبیب ابن مظاہر اسدی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے۔ان کی کنیت ابوالقاسم ہے اور جناب رسالت مآب ﷺ کے اصحاب میں انکا شمار ہوتا ہے۔جناب امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کے مخلص اور باوفا صحابی ہیں۔جنگ جمل، جنگ صفین اور نہروان میں جناب امیر علیہ السلام کے ساتھی تھے۔

ایک دفعہ جناب حبیب کوفہ کے بازار سے ایک دکاندار سے مہندی ریش خضاب کرنے کے لیے خرید رہے تھے کہ جناب مسلم بن عوسجہ کا وہاں سے گزر ہوا۔جناب حبیب نے ان کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔بھائی مسلم! میں دیکھ رہا ہوں کہ اہل کوفہ گھوڑے اور مختلف قسم کے ہتھیار اکٹھے کر رہے ہیں۔جناب مسلم بن عوسجہ نے آب دیدہ ہو کر کہا کہ کوفیوں نے فرزند رسول کے قتل کا پختہ ارادہ کر لیا ہے اور وہ اولادِ رسول کا خون بہانے پر تیار ہو گئے ہیں۔یہ سن کر جناب حبیبؑ نے مہندی بازار میں پھینک دی اور کہا اب میری یہ ریش اس خضاب سے نہیں بلکہ میرے خون سے رنگین ہوگی۔جو فرزند رسول کی نصرت میں بہایا جائے گا۔یہ کہہ کر جناب حبیب گھر آ گئے۔جناب امام مظلوم نے جب مسلم بن عقیلؑ کی شہادت کی خبر سنی اور افواجِ کوفہ کی تیاری کی خبر پہنچی تو ایک منزل سے جناب حبیب کو اس مضمون کا خط تحریر کیا۔

"حسینؑ ابن علیؑ کی طرف سے مردِ فقیہہ حبیب ابنِ مظاہر کے نام۔مابعد! اے حبیب! جناب رسولِ خدا سے ہماری قرابت داری تمہارے علم میں ہے اور دوسروں کی نسبت تمھیں ہماری معرفت زیادہ ہے۔آپ صاحبِ غیرت وحمیت زیادہ ہیں۔پس ہماری مدد میں جان کی بازی سے دریغ نہ کیجیو۔آپ کو اس کی جزا میرے جدِ امجد روز قیامت دیں گے۔

قاصد یہ خط لے کر جناب حبیب کے پاس پہنچا۔اس وقت اپنی زوجہ کے پاس بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔اتفاقاً کھانا کھاتے ہوئے ان کی زوجہ کے گلے میں لقمہ اٹک گیا۔ان کی بیوی نے کہا: اللہ اکبر حبیب معلوم ہوتا ہے کہ کسی مرد کریم کا خط آیا ہے۔اس اثنا میں دق الباب ہوا۔

حبیب باہر نکلے۔پوچھا کون ہے؟ جواب ملا کہ حسینؑ ابن علیؑ کا قاصد ہوں۔حبیب نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا کہ جو کچھ بیوی نے کہا اسکی تصدیق ہوگئی۔جب خط لیکر گھر میں داخل ہوئے، کھولا، پڑھا۔نیک بخت زوجہ نے دریافت کیا۔حبیب نے خط کے مضمون سے آگاہ کیا۔سعادت مند بیوی نے جب غربت حسینؑ اور آل رسول کے صحراؤں کا سفر اور بے چارگی سنی، بے اختیار رونے لگی، آخر کیوں نہ روتی۔آل محمدؐ کی حُب دار تھی اور محبت کی یہی علامت ہے کہ ان کے دکھوں کا حال سنکر مُحب محزون ہو جاتا ہے۔جب اس نے سنا کہ مدینہ کی شہزادیاں، علی بتول کی بیٹیاں عراق کے سفروں اور صحراؤں کے ریگ زاروں میں پریشان حال ہیں اور فرزندِ رسول دشمنوں میں گھر گئے

ہیں اور نصرت طلبی کے خطوط آ رہے ہیں، مولا کی فوج قلیل ہے، دشمن کثیر ہیں۔ بے چارگی کے دل پر صدمہ ہوا اور رو کر کہنے لگی۔ حبیب! تجھے خدا کا واسطہ دے کر کہتی ہوں کہ فرزندِ رسول کی مدد سے جی نہ چرانا۔ دیکھو تو سہی کس پیار اور مظلومی سے تمہیں بلا رہے ہیں۔ یہ تیری خوش قسمتی ہے۔ جان ہے تو اسے فرزندِ رسول پر قربان کر۔

حبیب پہلے ہی سے آمادہ تھے۔ سعادت مند بیوی کی نیک گفتار نے انکا خون گرما دیا۔ غلام سے کہا۔ یہ میرا گھوڑا ہے۔ اسے لے جا کر فلاں جگہ میرا انتظار کرنا۔ حبیب نے اپنے اس ارادہ کو مخفی رکھا اور غلام سے کہا کہ کسی کو خبر نہ کرنا۔ غلام گھوڑا لے کر چلا گیا۔ زوجہ اور اولاد سے رخصت ہوا۔ وقتِ وداع اسکی بیوی نے گریہ و زاری کرتے ہوئے کہا: جب خدمتِ امام پاک میں حاضر ہونا تو میری طرف سے دستِ امام سے بوسے لینا اور کہنا مولا! کنیز سلام کہتی تھی۔ الغرض جناب حبیب چھپتے چھپاتے روانہ ہوئے۔ غلام مقام معیّن پر گھوڑے کے پاس کھڑا اپنے آقا کا منتظر تھا۔ کچھ دیر جو ہوئی، غلام گھوڑے کی گردن میں بانہیں ڈال کر کہہ رہا ہے۔ راہوار! تیرا سوار نہ آیا تو تیری زین خالی نہ رہے گی۔ میں تیری پشت پر سوار ہو کر آقا حسینؑ کی نصرت کو جاؤنگا اور فرزندِ رسول کے قدموں میں جان قربان کر دونگا۔

جناب حبیب بھی اتنے میں قریب پہنچ گئے۔ غلام کا والہانہ کلام سن کر کہنے لگے۔ فرزندِ رسول! قربان جاؤں، غلاموں کی محبت کے یہ انداز ہیں۔ وہ نصرتِ امام کے لیے بے چین ہیں۔ آزاد مردوں کا حق ان سے بھی زیادہ ہے۔ بہرحال حبیب نصرتِ امام کے لیے کربلا پہنچ گئے۔

دستور یہ ہے کہ مشکل کے وقت میں اگر کوئی مخلص دوست ساتھ آملتا ہے تو غم ہلکا ہو جاتا ہے، کوفت کم ہو جاتی ہے اور دل کو یک گونہ راحت ملتی ہے۔ حبیب آئے۔ گھوڑے سے اترے۔ دست و پائے امام کے بوسے لیے۔ اپنی زوجہ کے سلامِ عقیدت پہنچائے۔ مولا نے حبیب کو گلے لگایا۔ بے کسی نے آنسو بہائے۔ انصارِ پاک کے حوصلے بلند ہوئے۔ مخدراتِ عصمت نے جب حبیب کی آمد سنی ہوگی۔ یقیناً ان کے بہتے ہوئے آنسو تھمے ہونگے۔ تڑپتے دلوں کو قدرے سکون نصیب ہوا ہوگا اور بتول کی بیٹیوں کے دلوں سے کیا کیا کلماتِ دعائیہ نکلے ہونگے۔

جناب حبیب اگرچہ سن رسیدہ پیر مرد تھے۔ لیکن دل جوان، حوصلہ بلند، ارادہ قوی، اعصاب مضبوط اور مثلِ شیر دلیر تھے۔ چنانچہ صبح عاشور میں جب مولائے مظلوم نے اپنے لشکر کی صفیں مرتب کیں تو میسرہ (بائیں جانب) پر جناب حبیب کو متعین کیا۔ اصحاب باوفا میں سے کوئی موت کے بازار میں جاتا۔ آقائے مظلوم سے اذن جہاد مانگتا، مولا اسے اجازت دے دیتے۔ جب کوئی مجاہد شہید ہوتا تو وہ مولا کو آواز دے کر پکارتا۔ جناب امام مظلوم اپنے صحابی کی لاش پر جاتے، گریہ کرتے، دعا دیتے۔

جب جناب مسلم بن عوسجہ اسدی کی لاش پر امام مظلوم پہنچے، حضرت حبیب ابن مظاہر ان کے ہمراہ تھے۔ آپ اس شہید کی لاش پر آئے اور فرمایا، **"رحمت اللہ یامُسلم"** حضرت مسلم بن عوسجہ میں قدرے زندگی باقی تھی۔ حبیب ان کے قریب گئے۔ لاش پر بیٹھ کر گرد و غبار صاف کرتے جاتے اور آنسو بہا کر کہتے: **البشر یامُسلمُ بالجنته**۔ مسلم تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔

جناب مسلم کی لاش سے ہلکی سی آواز آئی۔ بھائی حبیب خدا تمہیں بھلائی کی بشارت دے۔ پھر جناب حبیب جناب مسلم کے منہ کے قریب اپنا منہ کر کے کہتے ہیں کہ اگر مجھے تمہارے بعد زندہ رہنا ہوتا تو ضرور کسی وصیّت کی آرزو کرتا، مگر میں جانتا ہوں کہ آپ کے بہت جلد بعد آپ کے پاس میں بھی آنے والا ہوں۔ اس واسطے میں وصیّت پوری نہ کر سکونگا۔

جناب مسلم بن عوسجہ نے عالمِ نزع میں فرزندِ رسول کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ فرزندِ رسول کی نصرت میں اپنی جان قربان کر دینا۔ حبیب نے کہا: اس بات کا غم نہ کر، یہ وصیّت جلد پوری ہوگی۔

جناب حبیب ابنِ مظاہر امام عالی مقام سے اذنِ جہاد لے کر میدانِ قتال کی طرف رجز پڑھتے ہوئے روانہ ہوئے۔ حصین بن نمیر کے جواب میں حضرت حبیب نے تلوار کا وار کیا۔ ان کی ضرب سے حصین کو معمولی سا زخم لگا۔ لیکن وہ بزدل نابکار اسکا بھی متحمل نہ ہو سکا اور میدان جنگ سے ہٹ گیا۔ اس کے بعد اس سن رسیدہ بزرگ نے اپنی شجاعت کے وہ جوہر دکھائے کہ جو سامنے آتا، بچ کر نہ جاتا۔ اس ضعیف العمر شیر دلیر نے فوج مخالف پر پے در پے حملے کیے۔ تاریخ کے اوراق گواہ ہیں کہ اس بزرگ نے تقریباً کم وبیش باسٹھ بے دینوں کو واصل جہنم کیا۔ آخر بنی تمیم کے ایک مرد نے کمین گاہ سے چھپ کر ایسا نیزہ مارا کہ جناب حبیب زمین پر گر پڑے۔ اُٹھے مگر حصین بن نمیر نے حبیب کے سر پر تلوار ماری۔ حبیب نڈھال ہو کر منہ کے بل گر پڑے۔ پھر بدیل بن نمیر نے گھوڑے سے اتر کر امام پاک کے اس بوڑھے باوفا و صفا رفیق کا سر قلم کر دیا۔

جناب امامِ پاک اپنے باوفا ساتھی کی شہادت کی خبر سن کر فوراً اس کی لاش پر آئے اور فرمایا:

"عِندَاللّٰہِ اَحتَسِبُ نَفسِی وَ حُمَاۃَ اَصحَابِی"

"میں اپنے نفس اور مددگار صحابیوں کی جزا کا بارگاہِ خداوندی سے امیدوار ہوں۔"

اور کئی بار مولا حسینؑ نے **"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ"** پڑھا۔

جناب حبیب کی لاش پر درد بھرے دل اور خشک زبان سے یہ آخری جملے کہے۔ بھائی حبیب! بخدا کیا خوبی تھی، تمہاری کے ایک رات میں پورا قرآن ختم کرلیا کرتے تھے۔

جناب حبیب کی شہادت سے مولائے مظلوم کا دل ٹوٹ گیا۔ چہرہ مبارک پر مایوسی کے آثار نمایاں ہوگئے۔ پہلے جب کسی شہید کی لاش پر جاتے تو حبیب ہمراہ ہوتے۔ وہ ہمراہی بھی ساتھ چھوڑ گیا۔

قارئین کرام! مظلوم حسینؑ کے دل پر کیا گزری ہوگی۔ جب اپنے جانثار ساتھی حبیب کو خاک و خون میں غلطاں دیکھا ہوگا۔ عموماً قافلہ سالار آگے ہوتا ہے اور قافلہ پیچھے ہوتا ہے۔ مگر یہ قافلہ پہلے سوئے جنت سدھارا اور سالار سب سے آخر میں پہنچا۔ قربان جاؤں اس حسینؑ جیسے قافلہ سالار کے جو ہر شہید کی لاش پر آئے۔ مگر اس سالار کی نعش اکیلی پڑی رہی۔ کوئی جا کر لاش سنبھالنے والا نہ تھا۔ کوئی ہوتا تو لاش پر جاتا۔

برج امامت کا گیارھواں چاند

حضرت امام حسن عسکریؑ

(بمناسبت ولادت مولا عسکری بمطابق 10 ربیع الثانی)

چمن چمن بہار ہے ، روشن روشن ہے زندگی
اندھیرے سارے چھٹ گئے ، ہے روشنی ہی روشنی
پلا دے مے وہ ساقیا، کہ جس کے گھونٹ گھونٹ میں
گھلی ہوئی ہوں آیتیں، ولائے اہل بیت کی
سرور انما و قلمی کفی وھل اتی ملے
کھنک کے جام مے صدا دے انما یرید کی
یہ کون آج آ گیا ، مسرتیں بکھیرتا
کنول دلوں کے کھل گئے ، گلوں نے پائی تازگی
سنو، سنو ! یہ کہہ رہی ہے عندلیب خوشنوا
نبیؐ کے باغ میں کھلی ہے آج گیارھویں کلی
نبیؐ کے دل کا چین ہے ، علیؑ کا نور عین ہے
حسنؑ ہے نام پاک اور لقب جہاں میں عسکریؑ
وہ عسکریؑ کہ جس کا جدؐ ہے وجہ خلقت جہاں
پسر ہے جس کا خاتم الرسلؐ کا آخری وصی
وہ آخری وصی ، امام عصر، صاحب الزماںؑ
کہ جس کا نور پاک ہے ، جہاں میں آج منجلی
وہ لنگر جہاز دیں، معین حق ، شہ مبیں
چراغ بزم عارفیں ، شعاع نور سرمدی
حسنؑ ، نقیؑ کا دلربا، بہار باغ مصطفےٰؐ
ضیائے چشم فاطمہؑ ، سرور قلب حیدریؑ
دعا ہے میری روز و شب ، یہ رب کائنات سے
زباں پہ وقت نزع ہو علیؑ علیؑ علیؑ علیؑ

طب امام جعفرِ صادقؑ

باری کا بخار (ملیریا)

ابراہیم جعفی کہتے ہیں کہ میں امامؑ کی خدمت میں گیا، دیکھ کر آپؑ نے فرمایا، رنگ متغیر کیوں ہے؟ جعفی نے کہا تپ ونوبہ سے۔ امام نے فرمایا، مفید شربت کیوں نہیں استعمال کرتے۔ شکر کو کوٹ کر پانی میں حل کر لو اور نہار منہ اور وقت تشنگی استعمال کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا اور بہتر ہو گیا۔

اسہال وشکم درد

ایک شخص نے امامؑ سے اپنی لڑکی کے متعلق دوستوں کی شکایت کی، آپ نے چاول اور گوشت پکانے کا طریقہ بتایا۔ لڑکی اس سے صحت یاب ہو گئی۔ خالد بن نجیح کہتا ہے کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں دردِ شکم کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا، قدرے چاول کوٹ کر برغذا کے ساتھ تھوڑے سے کھالو۔ اس نے ایسا ہی کیا اور پیٹ کے درد سے نجات پائی۔ کسی نے آپؑ سے کہا کہ بسا اوقات میرے پیٹ میں ایک آواز پیدا ہو کر درد ہونے لگتا ہے۔ امامؑ نے اس درد کے دفعیہ کیلئے سیاہ دانہ اور عسل یعنی شہد بتلایا۔ جس سے اسے آرام ہو گیا۔

ضعف بدن

کسی نے امامؑ سے ضعف بدن کی شکایت کی کہ میں روز بروز کمزور ہوتا جا رہا ہوں آپ نے فرمایا، دودھ پیا کرو کہ گوشت کو پیدا کرتا ہے اور ہڈیوں کو مضبوط کرتا ہے۔ کمزوری دور کرتا ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے دودھ پیا تھا مگر کمزوری اور بڑھ گئی۔ آپؑ نے فرمایا، دودھ کی وجہ سے نہیں، بلکہ اس چیز کی وجہ سے جو تو دودھ کے ساتھ کھاتا ہے۔

برص

آپؑ سے کسی نے برص کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا، حنا (مہندی) نورہ ((چونہ اور ہرتال مرکب) ملا کر داغ پر لگاؤ داغ جاتا رہا۔

ضعف چشم

کسی نے امامؑ سے ضعف چشم کی شکایت کی، آپؑ نے فرمایا۔ انگوم، صبر یعنی ایک نہایت تلخ دوا۔ کافور سب کو ہموزن کر کے سرمہ بنا کر آنکھوں میں لگاؤ۔ فوراً فائدہ ہوگا۔ ایک شخص کی آنکھ میں سفیدی پیدا ہو گئی تھی۔ آپؑ نے اس کو یہ نسخہ تجویز فرمایا۔ فلفل سفید، دار فلفل ہر ایک 2، 2، درم۔ نوشادر صاف کردہ یک درم کو خوب باریک سرمہ بناؤ اور اس کی سوزش کا تحمل کر سکو تو ہر روز تین مرتبہ سلائی سے لگاؤ۔ انشاء اللہ سفیدی جاتی رہے گی ہر مرتبہ آنکھ کو آب صافی سے پاک کیا جائے اور بعد میں معمولی سرمہ لگایا جائے۔

(ماخوذ۔ از کتاب طب الصادق)

مومن قریش حضرت ابوطالبؑ

شاعر تحسین جعفری

(بمناسبت رحلت حضرت ابوطالب بمطابق ۲۶ ربیع الاول)

کسی سے کیا بیاں ہو عزت و شان ابوطالبؑ

خدا بھی ہے، محمدؐ بھی ثنا خوان ابوطالبؑ

فقط اللہ کی خاطر نبیؐ پر جان دیتے تھے

رضائے حق کہیں جس کو ہے ایمان ابوطالبؑ

''محمدؐ بھی ویسے ہی نبیؐ، جیسے کہ پہلے تھے''

یہ ہے تاریخ میں مرقوم اعلان ابوطالبؑ

محمدؐ اور علیؑ کے نور سے ہے ضوفشاں دنیا

یہ مہر و ماہ دیں دونوں ہیں چشمان ابوطالبؑ

اذانیں مسجدوں میں ہو رہی ہیں جو دھڑلے سے

حقیقت میں ہے یہ بھی ایک احسان ابوطالبؑ

ہوئے جو کربلا میں ذبح اٹھارہ نبی ہاشم

یہ سب کے سب تھے گلہائے گلستان ابوطالبؑ

حسینؑ ابن علیؑ، عباسؑ اکبرؑ، قاسمؑ و اصغرؑ

محمدؑ، عونؑ۔ سب تھے سروبستان ابوطالبؑ

کیا اسلام زندہ دے کے سر اولاد عمرانؑ نے

قیامت تک ہے دین ممنون احسان ابوطالبؑ

ابوطالبؑ نگہبان رسالتؐ

ازام فروہ سعید مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت ام البنین

ولولا ابوطالب و ابنه

لما مثل الدین شخصا وقاما

فذاک بمكة آوى وحاما

وهذا بشرب جس الحماما

''اگر ابوطالب اور ان کا بیٹا رسول اللہؐ کی پشت پناہی کیلئے اٹھ کھڑے نہ ہوتے تو دین اسلام بار آور نہ ہوتا۔ ابوطالب نے مکہ میں رسول اللہؐ کو پناہ دی اور ان کی حمایت کی اور ان کے بیٹے نے مدینہ میں اسلام کی خاطر جہاد کیا۔'' (بحوالہ ابوطالب مظلوم تاریخ از علامہ امینیؒ) ابوطالب کی عظیم شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ اسلام میں یسٰین وہ مقام حاصل ہے۔ جو کسی عمارت میں بنیاد کو حاصل ہوتا ہے۔ ان کا نام عمران اور کنیت ابوطالب ہے۔ ان کا یوم ولادت 29 شوال اور تاریخ وفات 26 ربیع الاول تھا۔ والدہ گرامی کا اسم مبارک فاطمہ بنت عمرو بن عابد بن عمران بن مخذوم ہے ان کا شجرہ نسب حضرت عمران بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبید مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے ''جب میرا نسب عدنان تک پہنچے تو رک جاؤ'' علامہ مجلسی فرماتے ہیں ''واضح ہو کے علماء اثناء عشری شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ رسول اکرمؐ کے تمام آباؤ اجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب کے سب مسلمان تھے۔ اور آپ کے نصب کی پاکیزگی اور ہر دور کے ماں باپ کے مومن ہونے میں کوئی شبہ نہیں'' آپ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے تھے اور ہمیشہ سے مکہ معظمہ کی بادشاہی خانہ کعبہ کی حجابت اور اس کی تعمیر ان سے متعلق تھی۔ رسولؐ خدا کے اجداد تمام انبیاء و اوصیاء تھے۔ وہ تمام لوگ مرجع تھے اور ملت ابراہیمی ان ہی میں تھی۔ وہ شریعت کے محافظ تھے ایک دوسرے کو وصیت کرتے اور آثار انبیاء ایک دوسرے کو سپرد کرتے جب یہ سلسلہ حضرت عبدالمطلبؑ تک پہنچا تو انہوں نے ابوطالبؑ کو اپنا وصی بنایا اور آثار انبیاء اور امانتیں ان کے سپرد کی اور ابوطالبؑ نے بعثت کے بعد یہ سو رسول اکرمؐ کے سپرد فرمایا۔ (بحوالہ احسن المقال جلد اول) ایام طفولیت محبوبؐ خدا اور کردار حضرت ابوطالبؑ عبدالمطلبؑ کی وفات کے بعد آنحضرتؐ کی پرورش حضرت ابوطالبؑ کے سپرد تھی۔ کیونکہ وہ آپ کے والد حضرت عبداللہ کے حقیقی بھائی تھے اور عبدالمطلبؑ نے ان کو وصیت کی تھی۔ چنانچہ دادا کے بعد حضرت ابوطالبؑ ہی حضورؐ کے ولی تھے۔ انہوں نے رسول اکرمؐ سے اتنی محبت کی اور ان کی ایسی پرورش فرمائی کہ ان کا عمل اللہ کا پسندیدہ عمل بن گیا۔ ایک مرتبہ حضرت ابوطالبؑ قافلے کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام جانے لگے تو رسول اکرم ان سے لپٹ گئے اور کہنے لگے کے مجھے بھی ساتھ لے چلیئے۔ ابوطالبؑ کو ان پر ترس آیا اور انہوں نے کہا خدا کی قسم میں اسے اپنے ساتھ لے کر جاونگا اور آئندہ کبھی بھی ان کو اپنے سے جدا نہ کرونگا۔ (بحوالہ ''طبری'' باب سوم حضرت محمدؐ) سبحان اللہ ایسی عظیم ہستی کے فضائل کیا بیان

ہوں کہ جو یہ جانتے ہوئے کہ محمدؐ دشمنوں میں گھرے ہوئے ہیں اور ان کے یہ دشمن درحقیقت ان کے مذہب و دین کی وجہ سے ہیں پھر بھی اپنے کمسن بیٹے کو یہ نصیحت کرتے رہے ہیں کہ تم ان کے ساتھ رہو کیونکہ یہ سوائے خیر کے اور کچھ نہ دیں گے۔ یہ ان کے کامل ایمان کا ثبوت ہے کہ انہیں اپنے بھتیجے پر کس قدر بھروسا اور پیار تھا۔ ایسے حالات مین جب رسول پاکؐ لوگوں سے چھپ کر گھاٹی میں عبادت کیلئے جاتے ابوطالبؑ اپنے بیٹے کو ان کے ساتھ رہنے کی تلقین فرماتے۔ رسول اکرمؐ کی دعوت تبلیغ کے بارے میں حضرت ابوطالبؑ کے پاس قبیلہء قریش کے لوگ جمع ہوئے اور نبیؐ اکرم کے پیغام سے نفرت اور بیزاری ظاہر کرنے لگے۔ پھر عالم غصہ میں یہ کہہ کر جانے لگے "یہاں سے اٹھ چلو اور اپنے خداؤں کی عبادت پر قائم رہو"۔ انہوں نے کہا ہم ہرگز اس دین کی جانب نہیں آئیں گے اور اس کا حل یہ پیش کیا کہ محمدؐ کو قتل کر دیا جائے۔ اتفاق اس رات جب رسول اکرمؐ نظر نہ آئے تو یہ سمجھا گیا کہ آپ قتل ہو گئے۔ ابوطالبؑ نے ان کے جائے سکونت پر دیکھا تو انہیں نہ پایا۔ اس پر ابوطالب نے بنی ہاشم کے چند نوجوانوں کو جمع کیا اور کہا کہ تم سب ایک ایک تیز تلوار لے لو اور جب میں مسجد الحرام کی طرف داخل ہوں تو میرے پیچھے پیچھے وہاں آ جانا اور ہر ایک قریش کے روساء مین سے کسی ایک کے ساتھ بیٹھ جائے۔ ان ہی میں سے ایک ابوجہل ہے پس اگر محمدؐ کو قتل کیا گیا ہو تو ابوجہل بچ کے نہ جانے پائے۔ جوان رضامند ہو گئے۔ اسی اثناء میں زید بن حارثہ وہاں آ گئے انہوں نے ابوطالبؑ کو اس حالت مین دیکھا ابوطالبؑ نے پوچھا اے زید کیا تم نے میرے بھتیجے کو دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ابھی تھوڑی دیر پہلے میں ان کے ساتھ تھا۔ لیکن ابوطالبؑ نے کہا کہ میں جب تک اسے خود دیکھ نہ لوں گھر نہیں جاؤنگا۔ جلدی سے رسول خداؐ کے پاس گئے اور صورتحال سے آگاہ کیا، آنحضرتؐ یہ سن کر حضرت ابوطالبؑ کے پاس آئے، ابوطالبؑ کو انہیں دیکھ کر اطمینان ہوا، رات گذر گئی صبح ہوتے ہی ابوطالبؑ نے رسول اکرمؐ کا ہاتھ تھاما اور قریش کے مجمع میں لے گئے۔ ہاشمی جوان بھی ان کے ہمراہ تھے ابوطالبؑ نے فرمایا "اے قریش کیا تم جانتے ہو رات مین نے کیا فیصلہ کیا" انہوں نے کہا نہیں تو حضرت ابوطالب نے تمام ماجرا کہہ سنایا اور ہاشمی جانوں نے ایسا ہی کیا۔ سب کے پاس تیز تلواریں تھیں تب ابوطالبؑ نے کہا خدا کی قسم اگر تم نے محمدؐ کو قتل کر دیا ہوتا تو تم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا، ہم تم سب کو نابود کر دیتے" یہ سن کر قریش اور بالخصوص ابوجہل شرمندہ ہو گیا (طبقات ابن سعد جلد اول صفحہ 135) پھر وہ رسول خداؐ کو ساتھ لے گئے وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔ "اے فرزند محمدؐ چلو کہ تمہارے لیے کوئی ذلت اور خفت نہیں۔ چلو کہ تمہیں دیکھ کر آنکھیں روشن اور چمکدار ہو گئی ہیں۔ خدا کی قسم قریش اپنی کثیر تعداد اور اسلحہ کے باوجود تم پر ہرگز قابو نہ پا سکیں گے۔ ایسا تب ہی ہو سکتا ہے جب کہ میں قبر میں دفن ہو جاؤں"۔

دعوت ذوالعشیرہ اور حضرت ابوطالبؑ "(اے رسولؐ) تم اپنے قریبی رشتہ داروں کو عذاب خدا سے ڈراؤ" "سورۃ شعراء آیت نمبر 412" جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی تو رسول اکرمؐ کوہ صفا پر پہنچے اور آپ نے فرمایا "اگر میں تمہیں بتاؤں کہ پہاڑ پر سے ایک لشکر تم پر حملہ آور ہونے والا ہے تو کیا تم یقین کرو گے" لوگوں نے جواب دیا ہاں کریں گے۔ ہم نے آج تک آپ سے جھوٹی بات نہیں سنی۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں ایک دردناک عذاب سے خبردار کر رہا ہوں۔

اس واقعہ کے بعد رسول اکرمؐ نے اپنے قریبی رشتہ داروں کو اپنے گھر پر بلایا۔ اس اجتماع میں ابولہب نے بولنا شروع کیا "اے محمدؐ یہ تمہارے چچا اور چچازاد بھائی ہیں۔ ان سے بات چیت کرو مگر پرانا دین ترک کرنے اور نیا دین اپنانے کو ہرگز نہ کہنا۔ پھر بھی جان لو کہ تمہارا قبیلہ پورا عرب کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں نے ایسا شخص کوئی نہیں دیکھا جو اپنے اقرباء کیلئے اس سے بدتر تحفہ لایا ہو جو تم لائے ہو۔ ابولہب کی باتیں سن کر رسول اکرمؐ خاموش رہے۔ اگلے دن پھر آپ نے تمام لوگوں کو اپنے ہاں بلایا اور فرمایا۔ "تعریف کے لائق بس خدا ہی ہے اور میں اس کی حمد وثناء کرتا ہوں، میں اسی سے مدد چاہتا ہوں اور اس کی پناہ مانگتا ہوں"۔ اس پر ابوطالبؑ نے فرمایا "تمہاری مدد کرنا ہمیں بے حد عزیز ہے ہم تمہاری ہر بات کی تصدیق کرتے ہیں اور تمہاری خیر خواہی کیلئے تیار ہیں۔ جو لوگ یہاں بیٹھے ہیں تم دیکھ رہے ہو کہ سبھی تمہارے رشتہ دار ہیں میں بھی ان ہی میں سے ہوں لیکن ان میں اور مجھ میں یہ فرق ہے کہ جو بات تمہیں پسند ہو میں اس کیلئے بہت جلدی کرنے والا ہوں اس لیے اٹھو اور جو کام خدا کی طرف سے تمہیں سپرد کیا گیا ہے۔ اسے انجام دو۔ خدا کی قسم میں ہمیشہ تمہارا محافظ ونگہبان رہوں گا۔ یہ دعوت نبی کریمؐ کی جانب سے حضرت ابوطالبؑ کے گھر پر تھی (بحوالہ ابن اثیر الکامل جلد 2 صفحہ 24) ابن اسحاق کہتا ہے کہ اہل قریش عمارہ بن ولید بن مغیرہ کو ان کے پاس لائے اور کہا کہ اے ابوطالب یہ قریش کے ممتاز اور خوبصورت جوانوں میں سے ہے تم اس کی ذہانت سے فائدہ اٹھاؤ اور اسے اپنا بیٹا بنا لو اور اس کے بدلے اپنے بھتیجے جو ہمارے سپرد کر دو تا کہ ہم اسے قتل کر دیں۔ ابوطالب نے کہا جس چیز کی تم مجھ سے توقع کرتے ہو وہ بہت ہی بری ہے میں تمہارے فرزند کی پرورش کروں اور اپنا فرزند تمہارے حوالہ کروں تا کہ تم اسے قتل کر دو خدا کی قسم یہ مجھ سے ہرگز نہ ہوگا۔ (بحوالہ تاریخ طبری) ایمان ابوطالبؑ کے بارے سنی علماء کی رائے امام ابن وحشی امام محمد بن حسین موصلی حنفی (ابن وحشی) نے لکھا "ابوطالب کے ساتھ کینہ رکھنا کفر کا ارتکاب کرنے کے مساوی ہے"۔ تلسمانی کتاب شفا کے حاشیے میں ابوطالبؑ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ مناسب نہیں کہ ہم ابوطالبؑ کو رسولؐ کی حمایت کرنے والے کے علاوہ کسی اور حیثیت سے یاد کریں کیونکہ انہوں نے اپنے قول وفعل سے رسولؐ کی نصرت وحمایت کی ہے۔ ابوطالبؑ کو برائی سے یاد کرنا درحقیقت رسول اکرمؐ کو دکھ دینا ہے"

وفات ابوطالبؑ امام علیؑ سے روایت ہے میں نے رسول اللہؐ کو وفات ابوطالبؑ کی خبر دی تو آپ رو پڑے اور فرمایا جاؤ اور انہیں غسل دو اور کفن دفن کا انتظام کرو۔ خدا انہیں بخشے اور ان پر رحمت کرے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ رسولؐ اکرم کئی روز تک گھر سے نہ نکلے اور ان کیلئے استغفار فرمائی۔ اسلام کے ناصر اول کا جنازہ مسلمانوں کے کاندھوں پر اٹھا۔ علیؑ نے دوڑ کر رسول اکرمؐ کو خبر پہنچائی اور حضورؐ جنازے کی مشایعت کو پہنچ گئے آگے آگے جنازہ اور پیچھے پیچھے اسلام کا پیغام بر ناصر اسلام کا قصیدہ پڑھتا ہوا "چچا آپ نے مجھے پالا میری دفعہ داری لی اور بڑا ہونے کے بعد بھی میری نصرت کی اور میرا ہاتھ بٹایا" جنازہ قبر کے قریب پہنچا نبی اکرم کی زبان پاک سے یہ الفاظ ادا ہوئے "خدا کی قسم میں استغفار بھی کرونگا اور شفاعت بھی چچا ایسی شفاعت جس سے

جن وانس دونوں متحیر رہ جائیں'' (بحوالہ الحدیدی جلد چہارم صفحہ 314)۔ (معجم القبور جلد اول)، (تذکرۃ الخواص) حضرت عباسؓ نے ابوطالبؑ کے اقرار شہادتین کے بارے میں رسول اکرم کا قول نقل کیا ہے۔ ''اے چچا شکر ہے خدا کا جس نے آپ کو ہدایت دی''۔ خود رسول مقبولؐ نے فرمایا میں اپنے پروردگار کی جانب سے ابوطالبؑ کیلئے ہر بھلائی کی امید رکھتا ہوں۔ ابوطالبؑ نے اپنی وفات کے وقت قریش اور بنی عبدالمطلب کو وصیت کی کہ وہ محمدؐ کی اطاعت کریں اور ان کا حکم مانیں کیونکہ یہی کام ہدایت ونجات کا موجب ہے۔ حضرت ابوطالبؑ کی ہستی ایسی بزرگ اور عظیم ہستی تھی کہ جن کی زندگی میں اللہ کے رسول کو دشمن نگاہ اٹھا کر نہ دیکھ سکتے تھے اور جن کے مرنے کے بعد نبی اکرمؐ پر مصائب وآلام کے پہاڑ توڑے گئے۔ رب العالمین سے دعا ہے کہ محمدؐ اور آل محمدؐ کے صدقے میں تمام مومنین کو ایمان ابوطالبؑ عطاء فرمائے آمین

''ابوطالبؑ گل نایاب ہے باغ رسالت کا
کہ جن کی ذات کے باعث نبوت تھی نمازیں تھیں

دعا

یا رب میری نسلوں کو عزادار حسینؑ بنائے رکھنا
لیتی ہیں نام علیؑ جو زبانیں وہ بچائے رکھنا
چلی تھی ظلم کی ہوا جو عصر عاشور کربل میں
ماتم حسینؑ ہے احتجاج اس ماتم کو بپا رکھنا
یہ جو اٹھ رہا ہے ہاتھ جوش ماتم حسینؑ میں
اس جوش لہو کو بدن میں جواں رکھنا
چلا تھا بیمار کربل کو سنگ جو قافلہء زینبؑ
قدموں کی دھول کے صدقے بخشش کا سامان رکھنا
یہ جو آرہی ہے مجلس حسینؑ سے خوشبو
قبر میں صغریٰ کی اس خوشبو کا گذر رکھنا

غلام صغریٰ
صدر انجمن دختران اسلام (رجسٹرڈ)

فضائل نوروز

(بمطابق ۲۱ مارچ)

عید نوروز آج ہے ساقی
آج تو تشنگی ہے حد سے سوا
مئے حب علیؑ کے جام پلا
خم پہ خم از پئے امام پلا

یہی وہ دن ہے جب کہ خالق نے
وحدہ لاشریک ہے اللہ
بندوں کی روحوں سے لیا اقرار
انبیاءؑ اس کے نائب و مختار
خاتم الانبیاءؐ، رسول زمن
ان کے نائب علیؑ و لی خدا
سب رسولوںؑ سے افضل و برتر
ان کی مانند نور کے پیکر
اسی دن آفتاب عالمتاب
گل و بوٹے بھی آج ہی کے روز
چمکا تھا پہلی بار دنیا میں
تھے کھلے باغ و راغ و صحرا میں
آج کے دن یں نوحؑ کی کشتی
آج ہی اک نبی برحق نے
کوہ جودی پہ جا کر ٹھہری تھی
مردوں کو پھر تھی زندگی بخشی
اسی دن چڑھ کے دوش احمدؐ پر
خانہ پاک رب اکبر میں
شیر رب جلیل، حیدرؑ نے
لات و ہبل و منات توڑے تھے
دعوت ذوالعشیرہ میں اسی دن
دیکھو، دیکھو، علیؑ ہے میرا وصی
کیا تھا آنحضور نے اعلان
رہنا تم اس کے تابع فرمان
یہی روز سعید تھا وہ بھی
جب مقام غدیر خم پہ علیؑ
روز یمن و سعادت و برکت
بنے مولائے کل بعد عظمت

مختار جنریشن کارنر

حضرت سلمان فارسی کا ایمان افروز واقعہ

حضرت سلمان فارسی کو خانوادہ رسول اللہ سے بے پناہ محبت تھی۔آل محمدؐ کی مودت سے سرشار بزرگ سلمان فارسی در بتول پر اپنی ریش مبارک سے جاروب کشی کرتے تھے۔اسی محبت و مودت کے صلے میں نبی پاک نے آپ کو سلمان اہل بیت منی کے انعام سے نوازا کہ سلمان میرے اہلبیت میں سے ہے۔ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ صحابہ کے مجمع میں حضورؐ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جو ہمیشہ کا روزہ دار ہو تو سلمانؓ نے عرض کی جی ہاں وہ میں ہوں۔آپؐ نے پھر فرمایا کیا تم میں سے کوئی ہمیشہ شب بیدار بھی ہے تو سلمانؓ نے عرض کی جی ہاں میں ہوں آپ نے پھر پوچھا کیا تم میں سے کوئی روزانہ ختم قرآن کرنے والا ہے تو سلیمانؓ نے عرض کی جی ہاں وہ میں ہوں۔سلمان کے اس دعوی سے بعض صحابہ کو طیش آیا کہنے لگے۔یا رسولؐ اللہ یہ عجمی خواہ مخواہ اپنی برتری قائم کرنا چاہتا ہے ورنہ ہم نے اس کو کئی مرتبہ دن میں کھاتے دیکھا ہے رات کو سوتے دیکھا ہے اور قرآن بھی بہت کم پڑھتے دیکھا ہے۔

آپؐ نے فرمایا تم سلیمانؓ جیسے دانا سے پوچھو تو وہ خود جواب دے گا۔پس ایک صحابیؓ نے کہا اے سلمان ہم نے کئی مرتبہ تم کو دن میں کھاتے دیکھا ہے پھر روزہ دار کیسے ہو؟

تو سلمان نے جواب دیا رسولؐ خدا کے فرمان کے مطابق میں ہر ماہ میں تین روزے رکھتا ہوں جو صوام الدھر کا ثواب رکھتے ہیں اور خدا کے نزدیک ایک نیکی دس کے برابر ہے نیز میں ماہ شعبان میں روزے رکھتا ہوں جو صوام الشھر (مہینے) کا ثواب رکھتے ہیں اور رمضان کے روزے بھی رکھتا ہوں لہذا میں ہمیشہ کا روزہ دار ہوں۔پھر سوال کیا کہ تم رات بھر سوتے ہو پھر شب بیداری کا دعوی کیوں کرتے ہو؟۔سلمان نے جواب دیا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ جو شخص رات کو وضو کر کے سو جائے تو اس کو شب بیداری کا ثواب ملتا ہے میں ایسا ہی کرتا ہوں۔پھر سوال کیا کہ ختم قرآن کیسے کرتے ہو؟ تو سلمان نے جواب دیا کہ میں نے پیغمبرؐ اسلام کی زبان سے سنا ہے جبکہ علیؑ سے فرما رہے تھے یا علیؑ تیری مثال میری امت مںس اس طرح ہے جس طرح سورہ توحید کی مثال پورے قرآن سے ہے جو شخص ایک مرتبہ سورہ قل ھواللہ پڑھے تو ایک تہائی قرآن کی تلاوت کا ثواب،دو دفعہ پڑھے تو دو تہائی قرآن کا ثواب اور اگر تین مرتبہ پڑھے تو اس کو پورے قرآن کا ثواب ملے گا۔اسی طرح جو شخص صرف زبان سے حضرت علیؑ کے ساتھ محبت کرے اس ایمان ایک تہائی کامل ہوگا،جو دل سے اس پر ایمان لائے اس کا دو تہائی اور جو دل اور زبان دونوں سے آپؑ پر ایمان لائے اور آپؑ کے حکم پر عمل کرے تو اس کا ایمان کامل ہوگا اور میں ایسا ہی کرتا ہوں اور فرمایا اے علیؑ مجھے اللہ کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنایا ہے اگر زمین والے تجھ سے ایسے محبت کرتے جیسے آسمان والے کرتے ہیں تو خدا کسی کو آتش جہنم میں نہ ڈالتا۔جب سلمانؓ نے یہ جواب دیئے تو تمام صحابہ خوش ہو گئے۔(تفسیر انوار نجف)

چہاردہ معصومین

اللہ ایک ہے پنجتن پانچ ہیں
امام بارہ ہیں معصوم چودہ ہیں
پہلے امام علیؑ ہیں لقب جن کا مرتضی
اور دوسرے حسن ہیں لقب جن کا مجتبی
اور تیسرے حسین شہنشاہ کربلا
ماں فاطمہ ہیں جن کی لقب جن کا سیدہ
چوتھے امام علی ہیں لقب زین العابدین
کہتے ہیں جن کو سید سجاد مومنین
اور اک لقب ہے عابد بیمار دل حزیں
سجدوں سے جن کے اب بھی منور ہے یہ زمین
ہیں پانچویں امام محمد ہے جن کا نام
باقر لقب سے جانتے ہیں ان کو خاص و عام
ہے علم میرے پانچویں آقا بھی غلام
ان کو سلام کرتے ہیں جبریل صبح وشام
ہیں مومنو ں کے جعفر صادق چھٹے امام
جن کا کلام لگتا ہے قرآن کا کلام
صادق امام کو تو ہے سچ بولنے سے کام
ہے فقیہ جعفری کی شریعت انہی کا نام
اور ساتویں امام کو کاظم لقب ملا
موسیٰ ہے نام جعفر صادق کے لال کا
جو اپنی پوری زندگی بس قید میں رہا
قید کو بھی صاحب عزت بنا دیا
ہیں آٹھویں امام ہمارے علی رضا
جن کو امام ضامن و سامن لقب ملا
روضے میں جن کے ایک ہے دروازہ شفا
ہوتی ہے ہر مریض کو صحت وہاں عطا
اپنے نویں امام لقب جن کا ہے جواد
کرتے ہیں جن کو نام محمد تقی سے یاد
تقوی سے جن کے ہار گئی قوم بدنہاد
سب نے سمجھ لیا کہ ہے کیا نفس سے جہاد
دسویں امام جن کا ہے اسم تجلی علی
اللہ کی طرف سے ملا ہے لقب نقی
صورت میں جن کے باپ کا تھا حسن منجلی
سیرت میں جن کے آئی نظر سیرت نبی
ہیں گیارہویں امام حسن جن کا نام ہے
اور عسکری لقب ہے شہ خاص و عام ہے
یعنی خدائی فوج کا جو انتظام ہے
سب ان کے ہاتھ میں ہے یہ ان کا مقام ہے
اور بارہویں امام زمانے کے تاجدار
جو اپنے نام سے ہیں پیغمبر کی یادگار
اک وصف میں جو وصف خدا سے ہے ہمکنار
پردے میں ہیں امام تو پردے میں کردگار
ماجد ہے کب پہ بارہ اماموں کا جو بیان
میں اس بیان سے دہر میں رہتا ہوں شادمان
ہوتا ہے ذکر آقا کا میرے جہاں جہاں
مولا کے صدقے ذکر ہے میرا وہاں وہاں

مخصوص مکتب کی اجارہ داری ختم کرکے تمام مسلمہ مکاتب کو مرحلہ وار اسلامی نظریاتی کونسل کی سربراہی کا حق دیا جائے

ملک عاشق ایڈووکیٹ اور صدر علامہ ابوالحسن تقی

لیبیا، عراق، افغانستان، بحرین اور یمن میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جارحیت کی پر زور مذمت

چکوال (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ریجنل کونسل راولپنڈی کے ناظم الامور ملک عاشق علی ایڈووکیٹ اور صدر علامہ ابوالحسن تقی نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل اور دیگر اہم سرکاری اداروں سے مخصوص مکتب کی اجارہ داری ختم کر کے تمام مسلمہ مکاتب کو مرحلہ واران اداروں کی سربراہی کا حق دیا جائے اور تمام اداروں میں برابر کی سطح پر نظریاتی نمائندگی کیلئے حکومتی من پسند افراد کی بجائے مکاتب کی نمائندہ تنظیموں کی توثیق سے ارکان شامل کیے جائیں۔ یہ بات انہوں نے امام بارگاہ گلستان زہراؑ دربار پیر بخاریؒ چکوال میں ریجنل کونسل کے اجلاس کے اختتام پر پر ہجوم مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ اس موقع پر مہمانان خصوصی ٹی این ایف جے اور ذیلی شعبہ جات کے عہدیداران بھی بڑی تعداد میں موجود تھے۔ ملک عاشق ایڈووکیٹ اور علامہ ابوالحسن تقی نے باور کرایا کہ اسلام ہمیشہ کی طرح آج بھی ابلیسی قوتوں کیلئے کانٹا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کیلئے عظیم قربانیاں دینے والے دونوں مسلمہ مکاتب آج تک اپنے حقوق سے محروم چلے آرہے ہیں کیونکہ ریاستی، مذہبی اداروں، فیڈرل شریعت کورٹ، اسلامی نظریاتی کونسل سمیت تمام اداروں پر ایک ہی گروہ قابض چلا آرہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب صدر، وزیراعظم، چیئرمین سینٹ، وزیراعلی، چیف آف سٹاف میں سے کسی عہدے کیلئے سنی، شیعہ، اہل حدیث، دیوبند اور بریلوی کی قید نہیں تو پھر ان مذہبی اداروں پر ایک ہی گروہ کی اجارہ داری کیوں؟ کیا یہ نظریہ پاکستان سے گریز اور مملکت کے آئین سے انحراف نہیں؟ ٹی این ایف جے ریجنل کونسل کے عمائدین نے اس امر پر گہرے افسوس کا اظہار کیا کہ گزشتہ تین عشروں سے پاکستان کو دہشتگردی کی جو سزا دی جارہی ہے اس کی بنیادی وجوہات نظریہ اساسی، پاکستان کا ایٹمی قوت ہونا اور چین کے ساتھ دوستی ہے، انہی وجوہات کی بناء پر پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کیلئے دہشتگری کی انتہا کر دی گئی ہے، دھماکوں، خودکش حملوں، ٹارگٹ کلنگ اور ڈرون حملوں سے ملک کا کوئی شہری بھی محفوظ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ 26 گروپوں کو ممنوع قرار دیئے جانے کے باوجود جن کی فہرست خود وزیر داخلہ نے پارلیمنٹ میں پیش کی تھی، وہ تمام دہشتگرد گروپ پورے ملک میں دندناتے پھر رہے ہیں کیونکہ انہیں آج بھی اپنے بیرونی آقاؤں کی سرپرستی حاصل ہے لہذا کوئی ان پر ہاتھ نہیں ڈال سکتا۔ انہوں نے کہا کہ چیف جسٹس جو ہر معاملے کا نوٹس لیتے ہیں نہ جانے اس دہشتگردی سے لاتعلق کیوں ہیں؟ جبکہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی تین عشروں سے عدلیہ سے یہ اپیل کر رہے ہیں کہ وطن عزیز کیخلاف ہونے والی گھناؤنی سازش کا نوٹس لیا جائے۔ بیرونی امداد پر پلنے والوں کو بے نقاب کیا جائے اور دہشتگردی کے ذمہ داران کو کیفر کردار تک پہنچا کر ملک کو امنستان بنایا جائے۔ ٹی این ایف جے کے عہدیداران نے باور کرایا کہ پاکستان نے دہشتگری کیخلاف فرنٹ لائن کا کردار ادا کیا لیکن اس

ٹی این ایف جے ریجنل کونسل کے ناظم الامور ملک عاشق ایڈووکیٹ اور صدر علامہ ابوالحسن تقی کا چکوال میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب

احسان کا بدلہ ایسا چکایا گیا کہ پاکستان کو دوسرا افغانستان بنا دیا گیا۔ دنیا بھر کی ایجنسیاں موساد، را، سی آئی اے کھلے عام پورے ملک اور بالخصوص بلوچستان میں کام کر رہی ہیں اور سقوط مشرقی پاکستان کی المناک داستان ایک بار پھر سرائی جارہی ہے۔ ایک ریمنڈ ڈیوس کو گرفتار کر کے چھوڑ دیا گیا لیکن سینکڑوں ہزاروں ریمنڈ ڈیوس آج بھی ملک کے طول و عرض میں اپنے مذموم مقاصد کیلئے کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کیلئے قربانیاں دینے والے بہاری اپنی زمین چھوڑنے کی پاداش میں آج بھی بنگلہ دیش کے کیمپوں میں محصور ہیں جبکہ پاکستان کو مسائلستان اور دہشتگردی کی آماجگاہ بنانے والے عناصر گزشتہ تین عشروں سے لاکھوں کی تعداد میں یہاں موجود ہیں، جس تھالی میں کھا رہے ہیں اسی میں سوراخ کر رہے ہیں، پنڈی ریجن سمیت ملک کے تمام اہم شہروں کی تجارت پر ان کا مکمل قبضہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ بنگلہ دیش میں محصور پاکستانیوں کو پاکستان میں لا کر بسایا جائے اور دیگر تمام غیر ملکیوں کو ان کے آبائی ممالک میں واپس بھیجا جائے۔ ٹی این ایف جے کے رہنماؤں نے اس امر پر تشویش کا اظہار کیا کہ ایک طرف ہمارے عوام تنگدستی، بے روزگاری اور دہشتگردی سے بدحال ہیں تو دوسری جانب شیطانی قوتیں بے حیائی اور عریانی کے فروغ کیلئے تمام تر توانائیاں صرف کر رہی ہیں جو اسلام کو خطرہ گردانتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اگر مسلمانوں نے اسلامی کلچر اپنا لیا تو وہ کبھی اپنے مفادات حاصل نہیں کر پائیں گی۔ انہوں نے لیبیا، عراق افغانستان میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی جارحیت کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اقوام عالم سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنا دوہرا معیار ختم کر کے مشرقی تیمور اور سوڈان کی طرح کشمیر اور فلسطین میں بھی استصواب رائے کرائے۔ انہوں نے یمن اور (بقیہ نمبر 1 باقی صفحہ 23)

نائن الیون کا ڈرامہ اور اسامہ کا بہانہ درحقیقت عالم اسلام کو نشانہ بنانا تھا

حضرت امام زین العابدینؑ کی دعاؤں کا مجموعہ صحیفہ کاملہ ظلم و جبر کیخلاف نبرد آزما ہونے کا بہترین ہتھیار ہے محفل سجادیہ سے قائد ملت آغا سید حامد علی شاہ موسوی کا خطاب

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی نے کہا ہے کہ نائن الیون کا ڈرامہ اور اسامہ کا بہانہ درحقیقت عالم اسلام کو نشانہ بنانا تھا کیونکہ عالمی سرغنہ نے اسی وقت عندیہ دے دیا تھا کہ یہ طویل جنگ ہے، کاش مسلم حکمران اسے سنجیدگی سے لیتے جن کی غلط روش کی وجہ سے آج تقریباً تمام مسلم ممالک عالمی استعمار کا ٹارگٹ ہیں۔ یہ بات انہوں نے ہفتہ عظمت محمدؐ و آل محمدؐ کے اختتام پر حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کے یوم ولادت پرنور کے سلسلے میں محفل سجادیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ آقای موسوی نے باور کرایا کہ عراق و افغانستان میں اتحادی افواج پہلے ہی موجود تھیں کہ عالمی ابلیس نے لیبیا میں ایک نیا محاذ کھول دیا۔ وہ تیونس اور مصر میں عوام کو بھڑکا کر اپنے ناکارہ پٹھوؤں کی جگہ نئے پٹھو لانے کیلئے کوشاں ہے جبکہ دوسری طرف یمن، بحرین کے موجودہ حکمران عالمی استعمار کیلئے اسی تنخواہ پر کام کر رہے ہیں، انہوں نے اپنے عوام کے مسائل میں اضافہ کر دیا ہے۔ بحرین میں متحدہ امارات اور سعودی عرب کی افواج کو داخل کر دیا گیا ہے جو وہاں اینٹ سے اینٹ بجا رہی ہیں۔ تیسری جانب عالمی کفر نے اپنے نام نہاد پادریوں کے ذریعے قرآن پاک پیغمبر اسلام، اہلبیتؑ اطہار، پاکیزہ صحابہ کبار اور شعائر اسلام کی توہین کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔ ملعون ٹیری جونز کی جانب سے قرآن پاک جلانے کی ناپاک جسارت کے بعد برطانیہ میں نیشنل پارٹی کے ایک سینئر رکن نے بھی قرآن پاک نذر آتش کر کے آگ پر تیل چھڑکنے کا کام کیا ہے۔ آقای موسوی نے کہا کہ یہ تمام تر مذموم کارروائیاں، مسلم ممالک میں مداخلت، شعائر اللہ کی توہین جیسے شیطانی اقدامات کا مقصد اسلامی تعلیمات کے فروغ اور اسلام کی مقبولیت کے بڑھتے ہوئے رجحان کو روکنا ہے اس ضمن میں پاکستان کو خاص ٹارگٹ بنایا جا رہا ہے کیونکہ اس کی اساس اسلام ہے نیز یہ ایٹمی قوت ہے، چین اور ایران پاکستان کے دیرینہ دوست ہیں اور مسلم ممالک پاکستان کو اسلام کا قلعہ گردانتے ہیں جبکہ عالمی استعمار اس خطے میں اپنے پٹھو ہندو بنیے کی اجارہ داری قائم کرنا چاہتا ہے اور مشرق وسطیٰ میں اسرائیل کے تسلط کو یقینی بنانے کا خواہاں ہے۔ اس کی کوشش ہے کہ کشمیر اور فلسطین کے مسائل حل نہ ہوں کیونکہ دونوں خطوں میں امن کا قیام عالمی استعمار کو ایک آنکھ نہیں بھاتا، اس طرح اس کے اسلحے کی فیکٹریاں بند ہونے اور اس کی مفادات کو ٹھیس پہنچنے کا امکان ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام دشمن قوتوں نے عالم اسلام کیخلاف بہت بڑا محاذ کھول رکھا ہے لہذا ضروری ہے کہ عالم اسلام عملی طور پر اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کرے کیونکہ مشاہیر اور شعائر اسلامی کی بے حرمتی خدا کی توہین ہے اور مسلم و مظلوم ریاستوں پر حملہ پوری دنیا انسانیت پر حملہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کے دکھ سکھ سانجھے ہیں اور ان کے درمیان جغرافیائی حدود حائل (بقیہ 2 صفحہ 23)

نام نہاد امریکی پادری کی ناپاک جسارت عالمی امن کے خلاف اعلان جنگ ہے

سیدہ بنت علی موسوی

اگر امت مسلمہ رشدی ملعون کو اس کے انجام تک پہنچا دیتی تو کسی ملعون کو قرآن جلانے کی جرأت نہ ہوتی

اسلام آباد (ام البنین نیوز) معروف سکالر خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے کہا ہے کہ نام نہاد امریکی پادری ٹیری جونز کی طرف سے قرآن مجید نذر آتش کرنے کی ناپاک جسارت عالمی امن کے خلاف اعلان جنگ اور ادیان عالم کیلئے کھلا چیلنج ہے لہذا مسلم امہ کو غیرت و حمیت کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے خلاف کمربستہ ہو کر عملی اقدامات کرنے چاہئیں۔ یہ بات انہوں نے مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ جی نائن فور اسلام آباد میں انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام محترمہ مصباح اعوان کی جانب سے باب فضہؑ کے مقام پر منعقدہ مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہی جس میں ہزاروں خواتین نے شرکت کی۔ اس موقع پر ملعون پادری کے ہاتھوں قرآن پاک نذر آتش کرنے کے خلاف پرزور صدائے احتجاج بلند کی گئی۔ سیدہ بنت علی موسوی نے اطاعت خدا اور رسولؐ اور اولی الامر کی اطاعت کا حکم دیا ہے جس کے بغیر انسان اپنا مقصد تخلیق عبادت خداوندی کو پورا نہیں کر سکتا قرآن کے پیغام کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن مجید چراغ ہدایت ہے جسے پھونکوں سے بجھایا نہیں جا سکتا انہوں نے کہا کہ قرآن پاک نے اللہ رسول اور اولی الامر رسولؐ کے فرمان اور ہادیان دین کی اطاعت اور تعلیمات سے روگردانی کی وجہ سے پوری انسانیت بالعموم اور عالم اسلام بالخصوص مصائب و آلام کے گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں جو جدید دنیاوی آسائشات اور سہولیات میسر ہونے کے باوجود سکون و اطمینان کی دولت سے محروم ہیں۔ انہوں نے باور کرایا کہ اگر امت مسلمہ رشدی ملعون کو اس کے انجام تک پہنچا دیتی تو بابری مسجد کی مسماری، القدس پر صیہونی تسلط اور نام نہاد امریکی پادری کو قرآن جلانے کے اعلان کی جرات نہ ہوتی۔ انہوں نے عالمی اداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسلام، پیغمبر اسلام، مشاہیر اسلام، الہامی و آسمانی کتب اور ادیان عالم کی توہین کرنے والی شیطانی قوتوں کو ان مذموم کارروائیوں سے باز رکھنے کیلئے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ پاکستان کے سرحدی علاقوں میں جاری ڈرون حملے اور کرم ایجنسی میں گزشتہ روز مسافر کوچ پر دہشت گردوں کے حملے میں بے گناہ شہریوں کی شہادتوں اور کوچ سمیت 45 سے زائد مسافروں کے اغوا کے افسوسناک واقعے اور کراچی میں ٹارگٹ کلنگ کے مسلسل واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے دہشت گردی کی روک تھام کیلئے زبانی جمع خرچ کی بجائے ٹھوس عملی اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا۔

قصیدہ حضرت ابوالفضل العباسؑ

آپا سیدہ حسین

اس طرح سے جینے کا ہنر دیتے ہیں عباسؑ
رگ رگ میں وفاداریاں بھر دیتے ہیں عباسؑ

یہ ایسے سخی ، ایسے سخی ہیں
کچھ مانگے بنا جھولیاں بھر دیتے ہیں عباسؑ

جو سہر وفا کیلئے جاتے ہیں سفر کو
ان لوگوں کو سامان سفر دیتے ہیں عباسؑ

روضے کی زیارت سے یہ احساس ہوا ہے
بینائی توانائی سے بھر دیتے ہیں عباسؑ

جو کفر کے لشکر سے بھرا ہوتا ہے اکثر
میدان وہی لاشوں سے بھر دیتے ہیں عباسؑ

جو شخص یہاں روتا ہے شبیرؑ کے غم میں
خوش ہو کے اسے خلد میں گھر دیتے ہیں عباس

جب کوئی بیاں کرتا ہے شبیرؑ کی مدحت
لہجے میں قیامت کا اثر دیتے ہیں عباسؑ

صدقے میں سکینہؑ کے کبھی مانگ کے دیکھو
کوزہ ہی نہیں جھولی بھی بھر دیتے ہیں عباسؑ

معصوم سکینہؑ کو جو پانی نہ پلانا پائے
وہ ہاتھ جدا جسم سے کر دیتے ہیں عباسؑ

غازی کا قصیدہ کیا تحریر تو جانا
لفظوں کے عوض لعل و گہر دیتے ہیں عباسؑ

دنیا بھر کی خواتین کیلئے اسوہ جناب سیدہؑ کامل واکمل نمونہ عمل ہے۔

تہذیب زہرا کاظمی

مادر ملت نے پوری زندگی دینی خدمت میں بسر کی۔ مرکزی امام بارگاہ جامعہ المرتضی میں مجلس عزا سے خطاب

اسلام آباد (ام البنین نیوز) انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیوایف پی، گرلز گائیڈ و سکینہ جنریشن کے زیراہتمام محترمہ قرۃ العین سعید صوبائی کمانڈر ام البنین ڈبلیوایف خیبر پختونخوا کی جانب سے مجلس عزا و حدیث کساء برائے بلندی درجات مادر ملت جعفریہ مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضی (باب فضہؓ G-9/4) اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ جس میں خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ذاکرہ تہذیب زہرا کاظمی نے مجلس عزا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کی اہلیہ بزرگوار وہ عظیم روحانی ہستی ہیں جنہوں نے زندگی بھر انسانیت کی خدمت اور دین کی تبلیغ کو شعار بنا کر شب تاریک میں پیغام سحر دیا اور دنیاوی صلے سے بے غرض ہو کر معبود حقیقی و محمد و آل محمدؐ سے بخشش کی طلبگار رہیں۔ انہوں نے باور کرایا کہ مادر ملت نے شریک کار قیادت ہو کر بدترین مارشل لائی دور میں شیعہ مطالبات کیلئے ایجی ٹیشن میں اپنے کمسن فرزندان آغا سید محمد مرتضیٰ موسوی، آغا سید علی روح العباس موسوی کو اسیری کیلئے پیش کر کے کنیزان زینبؑ کے دلوں میں وہ جذبہ فداکاری پیدا کیا جس نے 21 مئی 85 کے موسوی جونیجو معاہدے کی صورت میں تحریک کو کامیابی سے ہمکنار کر دیا۔ یہ معاہدہ شیعہ مطالبات، عزاداری اور میلاالنبیؐ کے جلوسوں کے تحفظ کی ضمانت ہے۔ اس موقع پر ڈاکٹر خاتم زہرا گل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہر مسلمان فکر آخرت میں مبتلا اور جنت کا متمنی ہے جبکہ حکم خداوندی ہے کہ اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ محترمہ ام فروہ سعید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرآن انسانیت کی رشد و ہدایت کا منبع و سرچشمہ ہے اور قرآنی تعلیمات پر عمل کر کے انسانیت کو ظلم و جبر اور دہشت گردی کے عفریت سے نجات دلائی جا سکتی ہے۔ محترمہ آپا سیدہ حسین نے کہا کہ دنیا بھر کی خواتین کیلئے اسوہ جناب سیدہؑ رہبری و رہنمائی کیلئے کامل واکمل نمونہ عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماں کی گود بچے کا پہلا مدرسہ ہے، لہذا معاشرے کو آبرومندی سے ہمکنار کرنے کیلئے پاکیزہ ہستیوں کے اخلاق حسنہ اور صفات حمیدہ کی عملی تدریس کے ذریعے بچوں کو پروان چڑھایا جائے۔ ذاکرہ شہر بانو نقوی نے مجلس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حسینیتؑ پوری انسانیت کیلئے ایک ایسا ضابطہ حیات ہے جو ملوکیت، جبر ناروا اور ظلم و بربریت کی ابدی موت ہے۔ محترمہ زینب علویہ نے کہا کہ موجودہ پرآشوب دور میں جادہ حسینیتؑ پر عمل پیرا ہو کر ہر قسم کے جبر و استبداد اور عصبیتوں کا قلع قمع کیا جا سکتا ہے۔

حضرت امام زین العابدینؑ مقصد حسینیت کے امین و جانشین تھے جنہوں نے خون شہدائے کربلا کا تحفظ کیا: ڈاکٹر خانم زہرا گل

اسلام آباد (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ''ہفتہ عظمت محمدؐ و آل محمدؐ کی مناسبت سے انجمن دختران اسلام، ام البنین ڈبلیو ایف، سکینہ جنریشن اور گرلز گائیڈ کے زیر اہتمام مرکزی امام بارگاہ جامعۃ المرتضیٰ میں محفل ظہور امام زین العابدینؑ منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر خانم زہرا گل نے کہا کہ حضرت امام زین العابدینؑ جرات و ہمت اور صبر و استقامت کے پیکر تھے جنہوں نے بعد شہادت امام حسینؑ پابند سلاسل ہونے کے باوجود اپنے دل ہلا دینے والے خطبات سے دربار یزید و ابن زیاد کو لرزہ براندام کر دیا اور پیغام حسینیت کے ذریعہ رہتی دنیا تک کے حریت پسندوں اور باضمیر انسانوں کو ظلم و جبر کی غلامی سے نجات حاصل کرنے کا سلیقہ سکھا دیا۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ اسلام کے آفاقی پیغام کو عام کرنے کیلئے خانوادہ عصمت و طہارت کے عظیم فرد امام عالی مقام حضرت حسینؑ ابن علیؑ نے دشت کربلا میں اپنا بھرا گھر لٹا کر اور اپنے انصار و اصحاب کی لازوال اور بے مثال قربانیاں پیش کیں۔ سیدہ شہر بانو نقوی نے محفل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام زین العابدینؑ مقصد حسینیت کے امین و جانشین تھے جنہوں نے نہ صرف خون شہدائے کربلا اور وارثین شہداء کا تحفظ کیا بلکہ پابند سلاسل ہونے کے باوجود نہایت صبر و استقامت سے مقصد حسینیت کی ترجمانی کا حق ادا کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ حضرت سید سجادؑ کے لازوال اور جگر ہلا دینے والے خطبات نے یزیدیت کی بیخ کنی کی اور مظلوم اقوام کو سر اٹھا کر جینے اور مقصد کے حصول کا سلیقہ سکھایا یہی وجہ ہے کہ آج بھی عالمی استعمار کے حصار میں گھری ہوئی تمام اقوام بالخصوص مظلوم عراقی عوام اور کشمیریوں اور فلسطینی حریت پسندوں کی جدوجہد کا سرچشمہ کربلا ہے۔ اس موقع پر ایک قرارداد کے ذریعے شعائر اللہ اور مشاہیر اسلام کی توہین کے مسلسل ارتکاب کی پرزور مذمت کرتے ہوئے عالم اسلام، مسلم حکمرانوں اور بین الاقوامی اداروں کی بے حسی پر گہرے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مسلم حکمرانوں اور عوامی اداروں پر زور دیا گیا کہ وہ ادیان عالم کی توہین اور قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والی شیطانی قوتوں کو ان مذموم حرکات سے روکنے کیلئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ قرارداد میں وطن عزیز پاکستان میں دہشت گردی کے مسلسل واقعات، ٹارگٹ کلنگ اور جنوبی وزیرستان میں مسلسل ڈرون حملوں میں بے گناہ شہریوں کی ہلاکت کی پرزور مذمت کرتے ہوئے تازہ امریکی کارروائی کو ملکی سلامتی پر حملہ قرار دیتے ہوئے باور کرایا گیا کہ اس سے حکومتی دعووں کی قلعی کھل گئی ہے۔ قرارداد میں واضح کیا گیا کہ اب قوم کی نظریں مسلح افواج پر لگی ہوئی ہیں۔ جنہیں ڈرون حملے بند کروانے کیلئے آگے آنا ہوگا۔ محفل سے ذاکرہ فرحت فاطمہ، رئیسۃ الحفاظ زینب علویہ، محترمہ شہر بانو نقوی، محترمہ سیدہ منتہیٰ روح العباس موسوی، محترمہ ام فروا، محترمہ صائمہ، محترمہ سدرہ نقوی اور محترمہ آپا سیدہ حسین نے بھی خطاب کیا۔

حضرت فاطمہ زہراؑ کی پاکیزہ سیرت دنیا بھر کی خواتین کیلئے بہترین نمونہ عمل ہے خاتون جنتؑ نے وحی والہام کی فضا میں تربیت پائی۔ بنت علی موسوی

راولپنڈی (ام البنین نیوز) انجمن کنیزان امام العصر والزمانؑ کے زیر اہتمام شعب ابی طالبؑ میں ہفتہ عظمت محمدؐ و آل محمدؐ کی مناسبت سے مجلس عزا منعقد ہوئی جس سے خطیبہ سیدہ بنت علی موسوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وجود سیدہ فاطمہ زہراؑ کی برکت سے ننگ و عار سمجھی جانے والی عورت کو عزت و وقار عطا ہوا۔ انہوں نے کہا کہ محمدؐ و آل محمد علیہم السلام کی عظمت روز روشن کی طرح عیاں ہے جن کی محبت و مودت کو اجر رسالت گردانا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت زہرا اسلام اللہ علیہا خاندان عصمت و طہارت کی وہ معظمہ خاتون ہے جنہوں نے وحی والہام کی فضا میں سانس لی، تربیت پائی اور پروان چڑھیں۔ آپؑ کی حیات طیبہ پیغمبر اسلام کی حیات مقدسہ سے وابستہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر اکرمؐ نے فاطمہؑ کی خوشی کو اپنی خوشی اور ان کی اذیت کو اپنی اذیت قرار دیا۔ مروی ہے کہ حضورؐ کے بعد جناب سیدہ کی آنکھوں میں ہمیشہ آنسو رہتے اور فرماتیں کہ مجھ پر وہ مصائب نازل ہوئے کہ اگر پہاڑوں پر پڑتے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جاتے اور اگر دنوں پر پڑتے تو وہ سیاہ راتوں میں بدل جاتے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں گریہ کی خاص اہمیت ہے، دنیاوی کاموں میں گریہ کرنا درست نہیں لیکن خوف خدا اور مصائب آل محمدؐ پر گریہ کرنا ثواب ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا میں سب سے زیادہ گریہ کرنے والی پانچ ہستیوں میں سے ایک حضرت فاطمہؑ ہیں جب اہل مدینہ نے حضرت علیؑ کے ذریعے پیغام بھیجا کہ فاطمہؑ رات کو رویا کریں یا دن میں تاکہ ہمارے آرام میں خلل نہ ہو تو آپ نے فرمایا کہ میں صبح شام گریہ کروں گی یہاں تک کہ اپنے بابا سے جاملوں، انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ زہراؑ طبقہ نسواں میں زہد و تقویٰ اور ایمان و عرفان کی سدرۃ المنتہیٰ پر فائز تھیں جن کی پاکیزہ سیرت دنیا بھر کی خواتین کیلئے نمونہ عمل ہے۔ قرآن پاک کی بے حرمتی اور شعائر اسلامی کی توہین کے مسلسل واقعات کو مسلم حکمرانوں کی بے حسی قرار دیا گیا۔ قرارداد میں مکتب تشیع کے دینی حقوق کے حصول کیلئے قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے ہر لائحہ عمل پر بھرپور لبیک کہنے کے عہد کا اظہار کیا گیا۔

اظہار تشکر

یکم محرم الحرام تا 18 ربیع الاول مجالس عزاء و محافل میلاد میں ام البنین ڈبلیو ایف نے پشاور میں امام بارگاہوں میں سیکیورٹی کے فرائض سرانجام دیئے جن کی خدمات کو سراہتے ہوئے منتظمین مجالس، متولیان امام بارگاہ، نے صوبائی سرپرست اعلیٰ محترمہ بیگم علی گل صاحبہ اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔

ٹی این ایف جے کی کال پر ڈرون حملوں، لیبیا پر امریکی جارحیت اور یمن و بحرین کے عوام پر ہونے والے مظالم کے خلاف پرامن احتجاجی مظاہرے

راولپنڈی (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان پر دنیا بھر کی طرح پورے پاکستان میں ایام نوروز عالم افروز کے پروگرام سادگی اور عقیدت واحترام کے ساتھ اختتام پذیر ہوگئے۔ اس موقع پر پاکستانی سرحدی علاقوں پر ڈرون حملوں، لیبیا کے خلاف امریکی جارحیت، یمن، بحرین کے عوام پر ہونے والے مظالم کے خلاف پرامن احتجاجی مظاہرے کئے گئے۔ جڑواں شہروں راولپنڈی، اسلام آباد سمیت ملک کے تمام شہروں، قصبوں اور دیہاتوں میں محافل جشن نوروز کا اہتمام ہوا اور تحویل کے وقت مخصوص اعمال اور دعائیں پڑھی گئیں۔ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ اسلام آباد کی ضلعی ایام نوروز کمیٹی کے زیر اہتمام نیشنل پریس کلب کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا جس کی قیادت ضلعی کنونیز علامہ سید اخلاق حسین کاظمی، علامہ بشارت حسین امامی، ایس اے بخاری، پروفیسر غلام عباس حیدری، مردان علی چنگیزی، زیڈ اے راجہ اور دیگر رہنماؤں نے کی۔ اس موقع پر امریکہ اور اس کے اتحادی افواج کے خلاف لیبیا پر فوجی یلغار اور بیگناہ شہریوں کی شہادتوں کی پرزور مذمت کی گئی۔ شرکائے مظاہرہ نے ایک قرارداد متفقہ طور پر منظور کی جس میں باور کرایا گیا کہ انبیاء و مرسلین، سردار انبیاء حضور ختمی مرتبتؐ اور آپ کے پاکیزہ جانشینوں کا مشن ظلم وستم کا قلع قمع تھا۔ قرارداد میں یہ بات زور دے کر کہی گئی کہ اس وقت عالم اسلام کے مسائل کے حل اور مصائب و آلام کے خاتمے کیلئے ضروری ہے کہ مسلم حکمران استعمار کی بجائے خدا کے بندے بنیں اور عالمی استعمار اور اس کے پٹھوؤں سے آزادی حاصل کریں۔ قرارداد میں کہا گیا کہ مسلم ممالک کے خلفشار وہاں کے عوام کی حق تلفی ہے لہذا مسلم حکمرانوں پر لازم ہے کہ وہ اپنے حقوق ادا کرنے کیلئے عدل وانصاف کے تقاضے پورے کریں اور انہیں نظریاتی طور پر آزادی دیں کیونکہ اسلام وسعت قلبی کی تاکید کرتا ہے اور سب کو اپنے عقائد ونظریات کے مطابق عمل کرنے کا حق ہے۔ انجمن کنیزان امام العصر والزمان کے زیر اہتمام شعب ابی طالب میں اعمال نوروز اور محفل میلاد منعقد ہوئی جس سے خطاب کرتے ہوئے خطیبہ آل نبی سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ متبرک ایام میں عید نوروز کو بہت اہمیت حاصل ہے جو خداوند عالم کے اس عہد کی یاد دلاتا ہے جس کا اس ذات واجب نے وعدہ کر رکھا ہے، اس دن دنیا میں عدل و انصاف کا قیام اور ظلم وبربریت کا انہدام ہوگا۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر کہی کہ آج دنیائے انسانیت گوں ناگوں مسائل ومصائب سے دوچار ہے جن پر قابو پانے کیلئے سیرت محمدؐ وآل محمدؑ کی عملی پیروی وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ سیدہ بنت علی موسوی نے کہا کہ دامن محمدؐ وآل محمدؑ سے عملی وابستگی دنیا وآخرت کیلئے کلید نجات ہے۔ اس موقع پر عالم اسلام اور وطن عزیز کی سلامتی واستحکام کیلئے دعائیں مانگی گئیں۔ دریں اثناء ٹی این ایف جے کی عالمی ایام نوروز کمیٹی کے دفتر میں موصولہ اطلاعات کے مطابق لاہور، بھکر، خیر پور میرس، پشاور، کوئٹہ، مظفر آباد، جہلم، ڈی جی خان، ڈی آئی خان، فیصل آباد اور دیگر شہروں میں بھی محافل کا انعقاد ہوا۔

نبی کریمؐ نے دنیا کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم وایمان کی روشنی سے منور کیا (کلثوم حجاب)

ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ، سکینہ جنریشن، خیبر پختونخوا کے زیر اہتمام جشن صادقینؑ کا انعقاد

پشاور (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ سرکار آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ 12 تا 18 ربیع الاول ہفتہ وحدت واخوت کے سلسلے میں 17 ربیع الاول کو ام البنین ڈبلو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنریشن کے زیر اہتمام محفل میلاد کا انعقاد امام بارگاہ ماسٹر غلام حیدر خان میں کیا گیا جس سے خطاب کرتے ہوئے ذاکرہ کلثوم حجاب نے کہا کہ نبی کریمؐ کے ظہور نے دنیا کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم ایمان کی روشنی سے منور کیا اور آپؐ کے جانشین تاجدار امامت کے چھٹے تاجدار نے آپ کے علم کو سینہ بہ سینہ حاصل کر کے دنیا تک پہنچایا جو دنیاوی علم نہیں بلکہ علم لدنی ہے ان کے علاوہ ڈاکٹر ارم ناز کیانی، ڈاکٹر خانم زہرا گل، محترمہ فرحانہ، ام فروا، زینت، مسز محمد علی، محترمہ ام فروا سعید نے بھی خطاب کیا اور محمدؐ وآل محمدؑ کے حضور منقبت خوانی کی۔

عالم اسلام شعائر اللہ کی حرمت کو پہلے خود یقینی بنائے

آل پاکستان بزم واعظین وذاکرین

اسلام آباد (ام البنین نیوز) آل پاکستان بزم واعظین وذاکرین کی نمائندہ تنظیم تحریک تحفظ ولاء وعزاء عظمت سادات پاکستان نے قرآن پاک اور شعائر اللہ کی بے حرمتی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے مسلم حکمرانوں کے بزدلانہ طرز عمل اور عالمی اداروں کے دوہرے معیار اور منافقت پر گہرے افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اس امر کا اظہار تحریک کے چیف آرگنائزر مخدوم سید نزاکت حسین نقوی کے زیر اہتمام شہادت خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے سلسلے میں قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے اعلان کردہ ہفتہ عظمت محمدؐ وآل محمدؑ کی مناسبت سے مرکزی امام بارگاہ شاہ اللہ دتہ اسلام آباد میں عزائے فاطمیہ کنونشن کی اختتامی نشست میں منظور کردہ قرارداد میں کیا گیا جو تنظیم کے سیکرٹری جنرل علامہ ناصر عباس نے قرارداد میں انتباہ کیا گیا کہ بری طاقتوں کی پشت پناہی اور مسلمانوں کے جرم ضعیفی کی وجہ سے اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام کے بارے میں ملعون امریکی پادری کی ناپاک سوچ ابھی تک تبدیل نہیں ہوئی اور اس گستاخانہ طرز عمل کوئی نیا گل کھلا سکتا ہے۔ قرارداد میں واضح کیا گیا کہ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی کے بقول اگر مسلم دنیا ملعون سلمان رشدی کو اس کے عبرت ناک انجام تک پہنچا دیتی تو کسی شیطانی گماشتے کو اسلامی شعائر کی توہین اور بے حرمتی کرنے کی جرات نہ ہوتی۔ قرارداد میں پورے عالم اسلام پر زور دیا گیا کہ وہ خدارا اپنی ذات کے خول سے باہر نکلیں اور اپنے مفادات کی بجائے عالم اسلام کے اجتماعی مفاد کو ہر شے پر ترجیح دیں، اس مقصد کیلئے (بقیہ نمبر 3 باقی صفحہ 23)

بچے قوم کے مستقبل کی نوید اور امیدوں کا مرکز و محور ہوتے ہیں، سید بوعلی مہدی

مشن ولاء و عزاء کو مضبوط، مستحکم کرنے کیلئے ٹی ای ایف جے کے ذیلی شعبہ مختار جنریشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

پشاور (ام البنین نیوز) مختار جنریشن ضلع پشاور کا اجلاس امام بارگاہ و ماسٹر غلام حیدر خان مرحوم محلّہ رسی وٹاں میں منعقد ہوا جس میں مختار جنریشن کے اراکین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اجلاس میں سید علی زین العابدین نقوی نے مرکز کی نمائندگی کی ان کے ہمراہ سید نسیم عباس نقوی، سید محمد علی نقوی اور ذوالفقار حیدر جمیل، جنرل سیکرٹری ایم او کے پی کے بابر سہیل کیانی، فہیم حیدر، علی عباس قزلباش، آصف علی حیدر اور ایم ایس او کے صوبائی صدر ذوالنورین حیدر و ثمر عباس کیانی نے خصوصی شرکت کی۔ اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور اراکین مختار جنریشن کی رسم تعارف ادا کی گئی۔ مختلف اراکین نے بارگاہ محمدؐ و آل محمدؐ میں قصیدہ و منقبت خوانی کی جن میں علی زین، عالیشان عباس کیانی، شائق عباس کیانی اور عبدل عباس کیانی شامل تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایم ایس او کے چیئر مین سید بوعلی مہدی نے مختار جنریشن کے قیام اور غرض و غایت پر تفصیلی روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ بچے قوم کے مستقبل کی نوید اور امیدوں کا مرکز و محور ہوتے ہیں۔ تمام تاریخ انسانیت بل خصوص تاریخ اسلام کو مضبوط اور کامیاب کرنے کیلئے قوم و ملت کے ننھے فرزندان روحانی کی قربانیاں کسی سے پوشیدہ نہیں دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر واقعہ کربلا تک اور تاریخ پاکستان اس امر کی گواہ ہے کہ بڑوں کیساتھ بچوں نے کسی بھی مقام پر قربانی سے دریغ نہیں کیا لہٰذا مشن ولاء عزاء کو مضبوط و مستحکم کرنے کیلئے تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے ذیلی شعبہ مختار جنریشن کا قیام عمل میں لایا گیا جو قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کی بصیرت افروز قیادت کا مرہون منت ہے اور آپ کی دور اندیشی کا منہ بولتا ثبوت ہے انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قوم کے یہ فرزندان روحانی سیرت شہزادہ علی اصغر کو اپناتے ہوئے پاکیزہ ہستیوں کے اہداف کو بڑھانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔ ڈپٹی ناظم الامور نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مختار جنریشن کی نظریاتی تربیت اور آئندہ کیلئے لائحہ عمل کا اعلان کیا اور کہا کہ ان فرزندان ملت کی حقیقی رہنمائی کیلئے مرکز مکتب تشیع کی دورس اور پاکیزہ پالیسی کے رہنما اصولوں کو مدنظر رکھنا ازحد ضروری ہے۔ انہوں نے مختار جنریشن کی مکمل معاونت کا اظہار کیا اور ایم او ضلع پشاور کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے تنظیمی امور کو مزید بہتر بنانے کیلئے ان کی کاوشوں کو سراہا۔

ایوان فاطمہؑ

زقلم، حماد اہلبیت، شہید محسن نقوی)

(بمناسبت ولادت بی بی ۲۰ جمادی الثانی۔ وشہادت ۳ جمادی الثانی)

کتنی بلندیوں پہ ہے ایوان فاطمہؑ
روح الامیں ہے صورت دربان فاطمہؑ
حاصل کہاں دماغ کو عرفان فاطمہؑ؟
خلد بریں ہے نقشہ امکان فاطمہؑ
کیا سوچیے بہار گلستان فاطمہؑ
حسنینؑ جب ہوں سنبل و ریحان فاطمہؑ!
کچھ اس لیے بھی مجھ کو تلاوت کا شوق ہے
قرآں ہے لفظ لفظ ثنا خوان فاطمہؑ
نبیوں پہ حکم ہے کہ نگہ رو برو رہے
توحید حشر میں ہے نگہبان فاطمہؑ
اس کو مٹا سکیں گی نہ باطل کی سازشیں
اسلام پر ہے سایہ دامان فاطمہؑ
ہر نقش پا میں جذب ہے فتح مبین کی مہر
دیکھے "مباہلہ" میں کوئی شان فاطمہؑ
وہ کل بھی "پنجتن" میں صدارت مقام تھی
منصب یہی ہے آج بھی شایان فاطمہؑ
کیسے کروں تمیز حسینؑ اور حسینؑ میں
اک روح فاطمہؑ ہے تو اک جان فاطمہؑ
رومال فرق حر ہے گواہی اس امر کی
بخشش کی سلسبیل ہے احسان فاطمہؑ
اولاد فاطمہؑ نہ ہو دیں پر نثار کیوں؟
نقصان دیں ہے اصل میں نقصان فاطمہؑ
باب بتولؑ ہو کہ درخیمہ حسینؑ
ہر دور میں لٹا سرو سامان فاطمہؑ
میں سوچتا ہوں لکھ دوں وفا کے نصاب میں
فضہؑ کا نام شمع شبستان فاطمہؑ
اک مرثیہ ہے خون شہیداں کی بوند بوند
بکھرا ہوا ہے ریت پہ دیوان فاطمہؑ
نیزے کی نوک پر ہے مجھے رحل کا گماں
اس پر سر حسینؑ ہے قرآن فاطمہؑ
دیکھ اے مزاج مصحف ناطق کی برہمی
شعلوں کی زد میں سورہ رحمٰن فاطمہؑ
فوج ستم کے سامنے کب ہے علی کا لال؟
شک کے مقابلے میں ہے ایقان فاطمہؑ
باب بہشت پر مجھے روکے گا کیوں کوئی؟
محسن میں ہوں غلام غلامان فاطمہؑ!

ٹی این ایف جے ضلع پشاور کے زیر اہتمام ہفتہ عظمت محمدؐ و آل محمدؐ مذہبی عقیدت کے ساتھ منایا گیا۔ مختلف امام بارگاہوں میں مجالس عزاء، آخری روز امام زین العابدینؑ کے طہور کی مناسبت سے محفل میلاد

پشاور (ام البنین نیوز) قائد ملت جعفریہ پاکستان آغا سید حامد علی شاہ موسوی النجفی کے اعلان کے مطابق ہفتہ عظمت محمدؐ و آل محمدؐ بھرپور عقیدت و احترام سے منایا گیا اس سلسلے میں پشاور کی مختلف امام بارگاہوں، ماسٹر غلام حیدر خان، امام بارگارہ اغا بہادر علی، امام بارگاہ آغا حیدر شاہ اور عزاخانہ کرار روی میں مجالس عزاء کا انعقاد کیا گیا جس میں ٹی این ایف جے صوبائی کونسل، مختار فوس، مختار آرگنائزیشن، مختار اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن، مختار جنزیشن اور ابراہیم سکاؤٹس کے رضا کاروں، عہدیداروں اور شیعان حیدر کرار کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ہفتہ عظمت محمدؐ و آل محمدؐ کے آخری روز سید الساجدین، بیمار کربلا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے سلسلے میں پشاور کی امام بارگاہوں میں محافل میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں حضرت علی ابن الحسن علیہ السلام کے حضور گلہائے عقیدت پیش کئے گئے۔ محافل میلاد سے مقامی اور مہمان ذاکرین اور علماء کرام نے خطاب کرتے ہوئے امام سجاد علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کی خدمات اور دین اسلام کیلئے ان کی لازوال اور بے بہا قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امام علی ابن الحسینؑ مقصد حسینیتؑ کے ترجمان تھے۔ انہوں نے اپنے خطبات سے مقصد حسینیت کو اجاگر کیا اور یزیدیت کو نیست و نابود کر دیا۔

اظہار تعزیت

پشاور (ام البنین نیوز) سید نجم عباس کاظمی المعروف ابونصر کاظمی قوت باز و قائد ملت جعفریہ آغا حامد علی شاہ موسوی کی ناگہانی موت پر ام البنین ڈبلو ایف کی چیئر پرسن، سپریم کمانڈر صوبائی، ضلعی کمانڈران، مشاورتی کونسل کے عہدیداران، ممبران کی جانب سے قائد ملت جعفریہ کی خدمت میں تعزیت پیش کرتی ہیں۔ اس غمگین کیفیت میں ہم اپنے ملی و روحانی قائد اور خانوادہ ابونصر کاظمی اور ملت کے دیگر سوگواروں کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ پروردگار ملت جعفریہ کے تمام روحانی بھائیوں پر محمدؐ و آل محمدؐ اور آغا جی سرکار کا پاکیزہ اور روحانی سایہ سلامت رکھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ سید نجم عباس کاظمی کے درجات بلند فرمائے۔

چیئر پرسن ام البنین ڈبلیو ایف، گرلز گائیڈ اور سکینہ جنزیشن کے عہدیداران وممبران کی جانب سے مرکزی ڈپٹی کمانڈر ام البنین ڈبلیو ایف تنظیم فاطمہ کے بھائی اور سکینہ جنزیشن کی صوبائی نگران بیگم لیاقت علی کیانی کے چچا کی وفات پر تعزیت پیشش کرتے ہیں اور مرحومین کی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہیں۔

انتقال پر ملال

ملک اقبال حسین 8 اپریل کو لندن میں انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ اور تدفین لندن میں ادا کی گئی۔ مرحوم مربی تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ملک مہر علی کے بھائی تھے۔ ادارہ مرحوم کے خانوادہ کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہے۔

جوانسال سید مونس کاظمی ابن سید انیس الحسن کاظمی (حبیب بن لمیٹڈ) 8 اپریل کو روڈ حادثے میں انتقال کر گئے ان کی نماز جنازہ مولانا ارشاد حسین کی اقتداء میں مال روڈ پر ان کی رہائش پر ادا کی گئی بعد ازاں انہیں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ ادارہ مرحوم کے لواحقین کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہے۔

مرزا سردار حسین بیگ 9 اپریل کو پشاور میں مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا ارشاد حسین کی اقتداء میں ادا کی گئی۔ بعد ازاں انہیں ان کے آبائی قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحوم ماہنامہ الموسوی کے مینجنگ ایڈیٹر مرزا ناصر علی بیگ کے بھائی تھے ادارہ مرزا ناصر علی بیگ اور مرزا بشارت علی بیگ و دیگر سوگواران کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے اور ان کی بلندی درجات کیلئے دعا گو ہے۔

ابونصر کاظمی نے اپنی زندگی مشن عزاء و ولاء کیلئے وقف کر رکھی تھی

مولانا شیخ اعجاز حسین مدرس

پشاور (ام البنین نیوز) تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے سینئر رہنما اور قوت باز و سرکار آغا حامد علی شاہ موسوی کے ایصال ثواب کیلئے ٹی این ایف جے صوبہ خیبر پختونخوا کے زیر اہتمام پشاور میں مجلس ترحیم سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شیخ اعجاز حسین مدرس نے کہا کہ نجم عباس کاظمی نے اپنی زندگی مشن عزاء و ولاء کیلئے وقف کر رکھی تھی۔ نجم عباس کاظمی اپنی مثال آپ تھے۔ انہوں نے قائد ملت جعفریہ کی قیادت مین مشن عزاء و ولاء کیلئے زندگی کے آخری سانس تک جدوجہد کرنے کا جو عہد کیا تھا وہ پورا ہو گیا۔ وہ اس جہاں سے بھی سرخروح گئے اور اس جہاں میں بھی سرخروح ہونگے۔ مختار فوس، مختار آرگنائزیشن اور مختار سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے سینئر صوبائی رہنماؤں نے نجم عباس کاظمی کی مذہبی وقومی خدمات پر انہیں زبردست خراج تحسین پیش کیا اور ان کے بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

بقیہ نمبر1: بحرین میں اپنا حق مانگنے والے عوام پر ظلم وتشدد کی پرزور مذمت کی اور اس ظلم وزیادتی پر عالمی اداروں کی خاموشی کو انسانیت کے منہ پر طمانچہ قرار دیا جو لیبیا کے عوام کے حق کیلئے لیبیا پر گولہ وبارود برسا رہے ہیں اور یمن اور بحرین میں عوام پر مظالم کی پشت پناہی کررہے ہیں۔ علامہ ابوالحسن تقی اور ملک عاشق ایڈووکیٹ نے رسالت مآب کی شان میں گستاخانہ خاکوں کے بعد ملعون پادری کی جانب سے قرآن مجید کی آتشزدگی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسلامی ممالک، او آئی سی اور عرب لیگ کی خاموشی پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا کہ اگر تمام مسلم ممالک نے متحد ہوکر ان سازشوں کا جواب نہ دیا تو کل شیطانی قوتیں کعبہ پر بھی چڑھائی سے گریز نہیں کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ایمان ہے کہ ناموس رسالتؐ وحرمین شریفین اور قرآن کا محافظ خود خدا ہے جنہیں خدا عزت دے انہیں کون جھکا سکتا ہے لیکن عالم کفر کی شاتمانہ کارروائیاں مسلمانوں کا امتحان ہے جنہوں نے اگر چپ سادھے رکھی تو روز محشر خدا اور رسول خداؐ کو منہ نہیں دکھا سکیں گے۔ ٹی این ایف جے ریجنل کونسل کے سربراہان نے ملک میں عرصہ دراز سے جاری دہشتگردی کی مذمت کرتے ہوئے واضح کیا کہ پاکستان سمیت دنیا کے کسی خطے میں مکتبی ومسلکی تنازعہ نہیں، تمام مسلمان بھائیوں کی طرح رہ رہے ہیں۔ انہوں نے اس عہد کا اعادہ کیا کہ وطن عزیز کے تحفظ کیلئے ہر قربانی پیش کریں گے اور کسی بدخواہ کو شیعہ سنی اخوت ووحدت میں دراڑیں ڈالنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے ارباب اقتدار پر زور دیا کہ وہ وطن عزیز میں آباد تمام مکاتب صوبوں اور قومیتوں کے حقوق برابر کی سطح پر ادا کریں تاکہ وطن عزیز امن کا گہوارہ بنے اور اسے تقویت واستحکام مل سکے۔

بقیہ نمبر2: نہیں۔ انہوں نے کہا کہ حدیث رسولؐ کی رو سے جو اس عالم میں صبح شام کرے کہ مسلمین کے امور کا اہتمام نہ کرتے تو وہ مسلمان کہلانے کا حقدار نہیں۔ آغا سید حامد علی موسوی نے مسلم حکمرانوں اور عرب لیگ کی خاموشی پر اظہار حیرت کرتے ہوئے اسے معنی خیز قرار دیا جو عالمی استعمار کے پٹھوؤں کا کردار ادا کررہے ہیں۔ قائد ملت جعفریہ آغا سید حامد علی موسوی نے یہ بات زور دے کر کہی کہ موجودہ تشویشناک صورتحال میں پوری امت مسلمہ پر لازم ہے کہ وہ بارگاہ خداوندی میں سجدہ ریز ہوکر خضوع وخشوع کیساتھ دعا کریں کہ پالنے والے جس طرح تو نے بیت اللہ کو ابرہہ کے لشکر سے بچایا تھا اسی طرح اس دور کے ابرہہ سے شعائر اللہ کی حفاظت فرما۔ انہوں نے کہا کہ ظلم جہاں بھی ہے اور ظالم جو بھی ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ظالم کی مدد اور پشت پناہی کرنے والے حکمران خدا سے ڈریں اور یاد رکھیں کہ اسلام نے ہی سربلند اور باطل نے سرنگوں ہونا ہے، اس سے پہلے کہ عذاب الٰہی کا نزول ہو عالمی استعمار کے بجائے ذات پروردگار کی دہلیز پر سجدہ ریز ہوں۔ آقای موسوی نے واضح کیا کہ حضرت امام زین العابدینؑ کی دعاؤں کا مجموعہ صحیفہ کاملہ دنیائے مظلومیت کیلئے ظلم وجبر کیخلاف نبرد آزما ہونے کا بہترین ہتھیار ہے۔

13 جمادی الثانی مجلس عزا
بمناسبت شہادت بی بی ام البنینؑ
بمقام: امام بارگاہ جامعہ المرتضیٰ اسلام آباد
زیر اہتمام: ام البنین ڈبلیو ایف گرلز گائیڈ وسکینہ جنریشن۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا مُمْتَحَنَةُ امْتَحَنَکِ الَّذِیْ خَلَقَکِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَکِ وَکُنْتِ لِمَا امْتَحَنَکِ بِہٖ صَابِرَۃً
سلام ہو آپ پر اے امتحان دینے والی آپ کے خالق نے آپ کی تخلیق سے پہلے آپ کا امتحان لیا اور اے بی بی آپ امتحان میں صبر کرنے والی نکلیں۔ (مفاتیح الجنان)

بسلسلہ شہادت ام السطینؑ خاتون جنت افضل النساء بتول عذراؑ
مجلس عزاء
حضرت بی بی فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا

خطابت
علامہ سید اعجاز حسین زیدی
(کراچی)

انشاء اللہ
7 مئی 2011ء بروز ہفتہ بوقت 7:30 شام
بمقام:
امام بارگاہ غفران مآب خانصاحب حاجی ملک رحمان (مرحوم)
محلہ مروی ہا پشاور شہر

سوزخوانی
سید سہیل شاہ
(کراچی)

سوگواران خانوادہ رسالتؐ سے بروقت شرکت کی استدعا ہے۔
الداعی: حاجی علی اصغر (جیو) پسر حاجی سردار علی (مرحوم) محلہ مروی ہا پشاور شہر

زیر سرپرستی سرکار حضرت قائم آل محمد عجل اللہ فرجہ

بسم تعالیٰ

ذیر نگاہ قائد ملت جعفریہ پاکستان آغا سید حامد علی شاہ موسوی انجفی

بسلسلہ شہادت مخدومہ کونین خاتون جنت ام لائمہ حضرت سیدہ فاطمہ زہراہ سلام اللہ علیھا

23 جمادی الاول تا 3 جمادی الثانی

عالمی عشرہ عزائے فاطمیہ (س)

مجلس عزاو ماتم داری

انشاء اللہ 8 مئی 2011 بروز اتوار 3 بجے سہ پہر

ناظم منبر: ذاکر اہلبیت نذر حسین جدون جنرل سیکریٹری TNFJ ہزارہ ڈویژن

سوز خوانی
شاعر آل عبا
سید سہیل شاہ
کراچی

بمقام
امام بارگاہ دربار بے وطن سرکار
کاکول ایبٹ آباد

ننھا خطیب عالیشان عباس کیانی پشاور

سوز خوانی
شاعر خاندان زہرہ
سبز علی شہزاد
پشاور

خطیب آل محمدؐ
سید اعجاز حسین زیدی
کراچی

خصوصی شرکت
سید حسنین حیدر کاظمی
صوبائی ناظم الامور خیبر پختونخواہ
صوبائی کنوینر عالمی عشرہ عزائے فاطمیہ

خطیب فاتح فرات
سید قمر حیدر زیدی
مرکزی ترجمان TNFJ پاکستان

سیکورٹی انتظامیہ M.F.P کاکول ایبٹ آباد

استقبالیہ M.O, M.S.O

شریک ماتم

- ماتمی سنگت سپاہ عباس دربار بے وطن سرکار کاکول
- ماتمی سنگت سرکار روفا سرائے صالح ہری پور
- ماتمی سنگت جھنگی سیداں غلامان مہدی ایبٹ آباد
- ماتمی سنگت حویلیاں
- ماتمی سنگت مفتی آباد مانسہرہ
- ماتمی سنگت پیراں خیر آباد
- ماتمی سنگت ہزارہ ڈویژن

الداعی الی الخیر: سید علی رضا شاہ صدر وارا کین TNFJ ہزارہ ڈویژن پاکستان۔

رجسٹرڈ نمبر: 443

ماہنامہ الموسوی پشاور

ام البنین سہ ماہی ایڈیشن

پبلشر آغا عباس علی کیانی نے زمان پریس سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ الموسوی محمد علی جوہر روڈ پشاور سے شائع کیا

پبلشر وایڈیٹر
آغا عباس علی کیانی

قیمت شمارہ 20 روپے

زر سالانہ

فون + فیکس 091-2552710
Email: almoosavi.news@yahoo.com

یاثارۃ الحسینؑ

www.uwf.org.pk

لبیک یاحسینؑ

تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ

اُم البنین ڈبلیو ایف پی

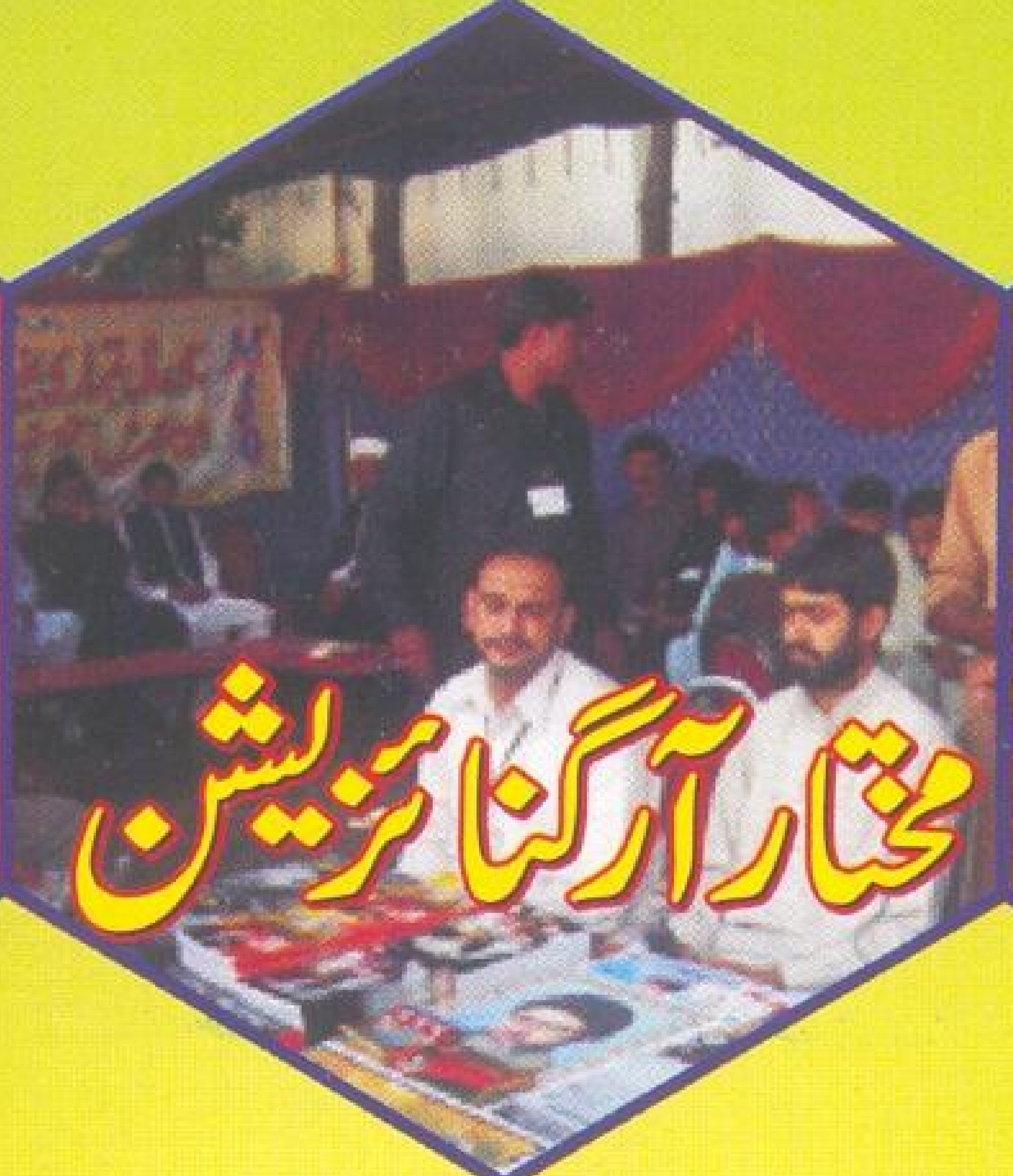

تحریک نفاذِ فقہ جعفریہ پولیٹکل سیل

گرلز گائیڈ

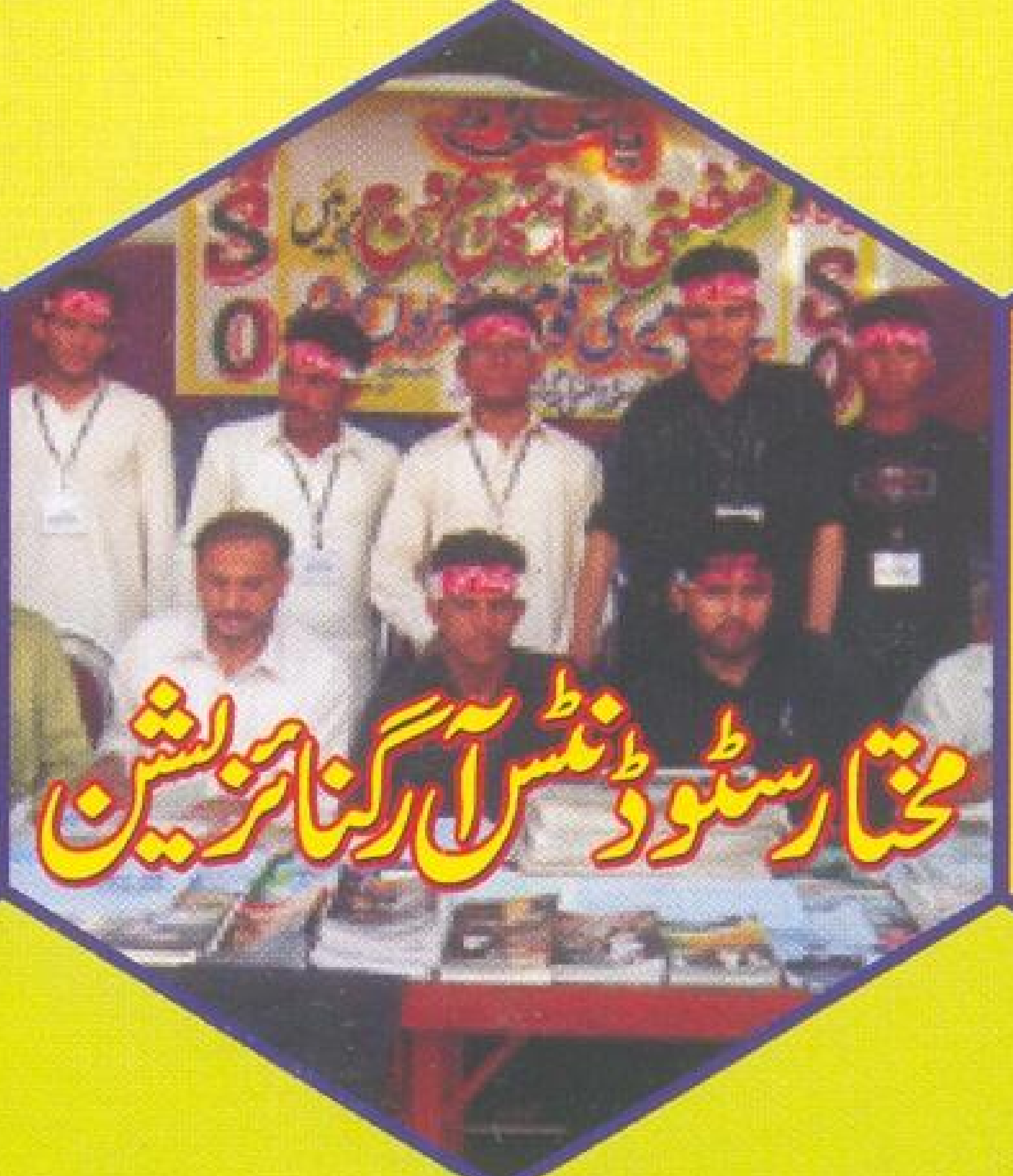

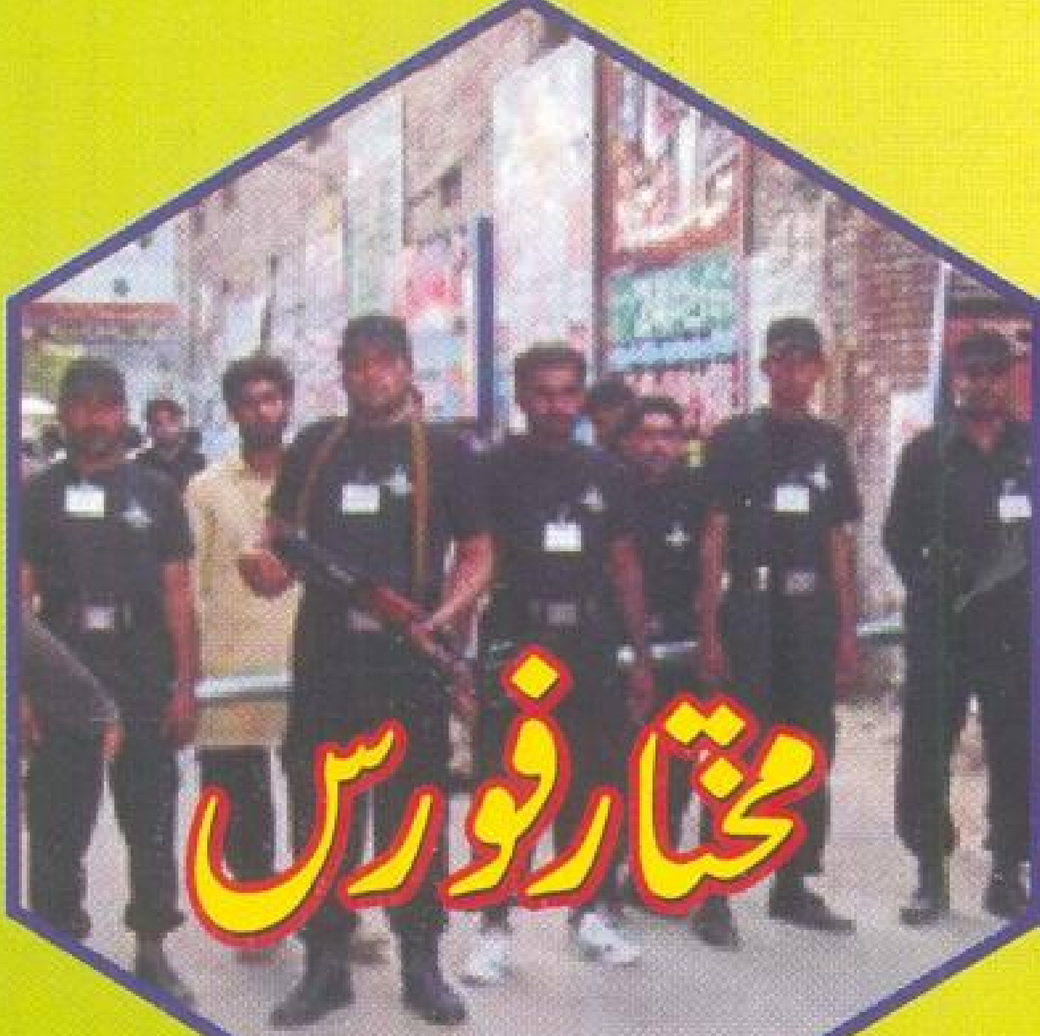

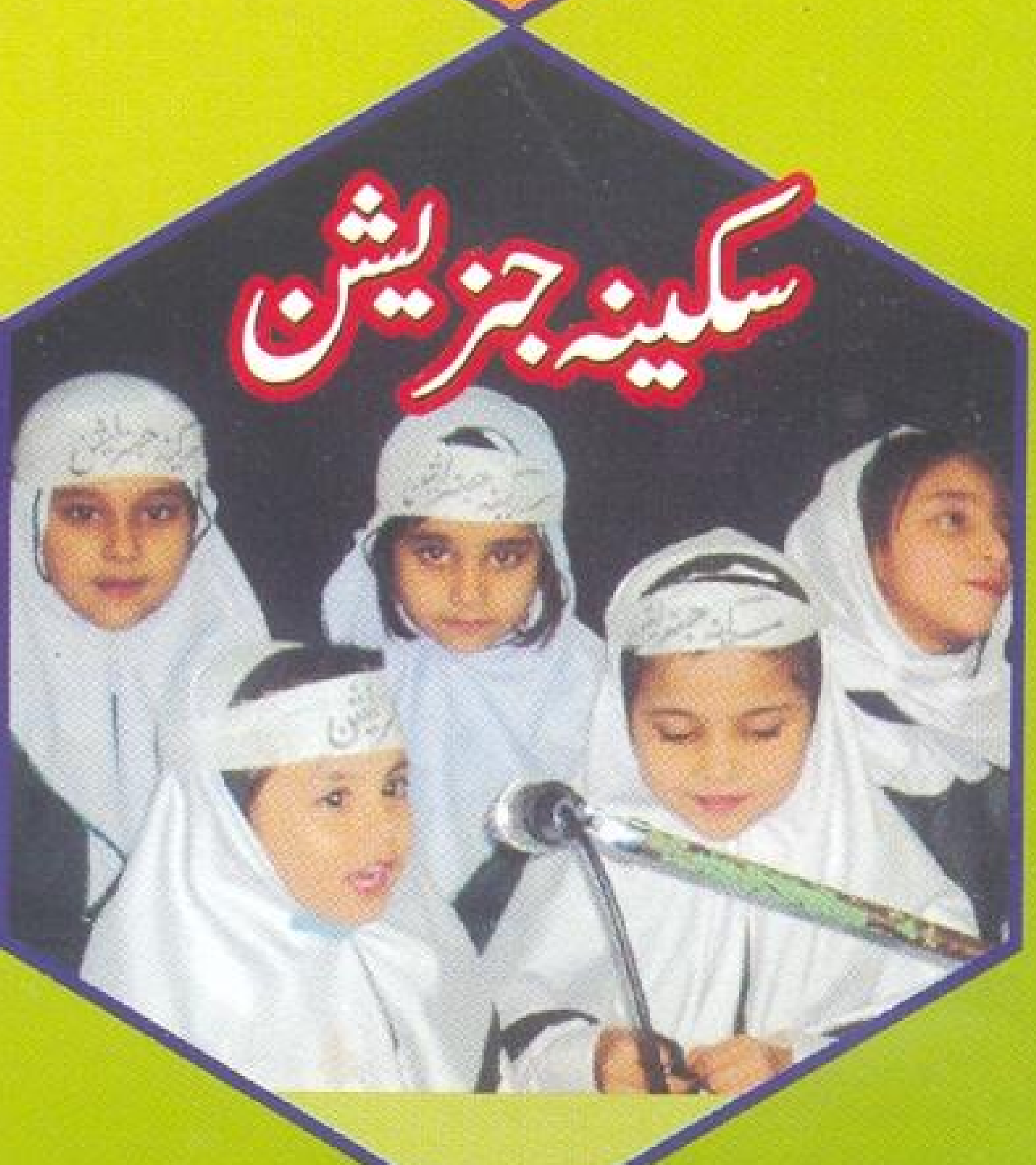

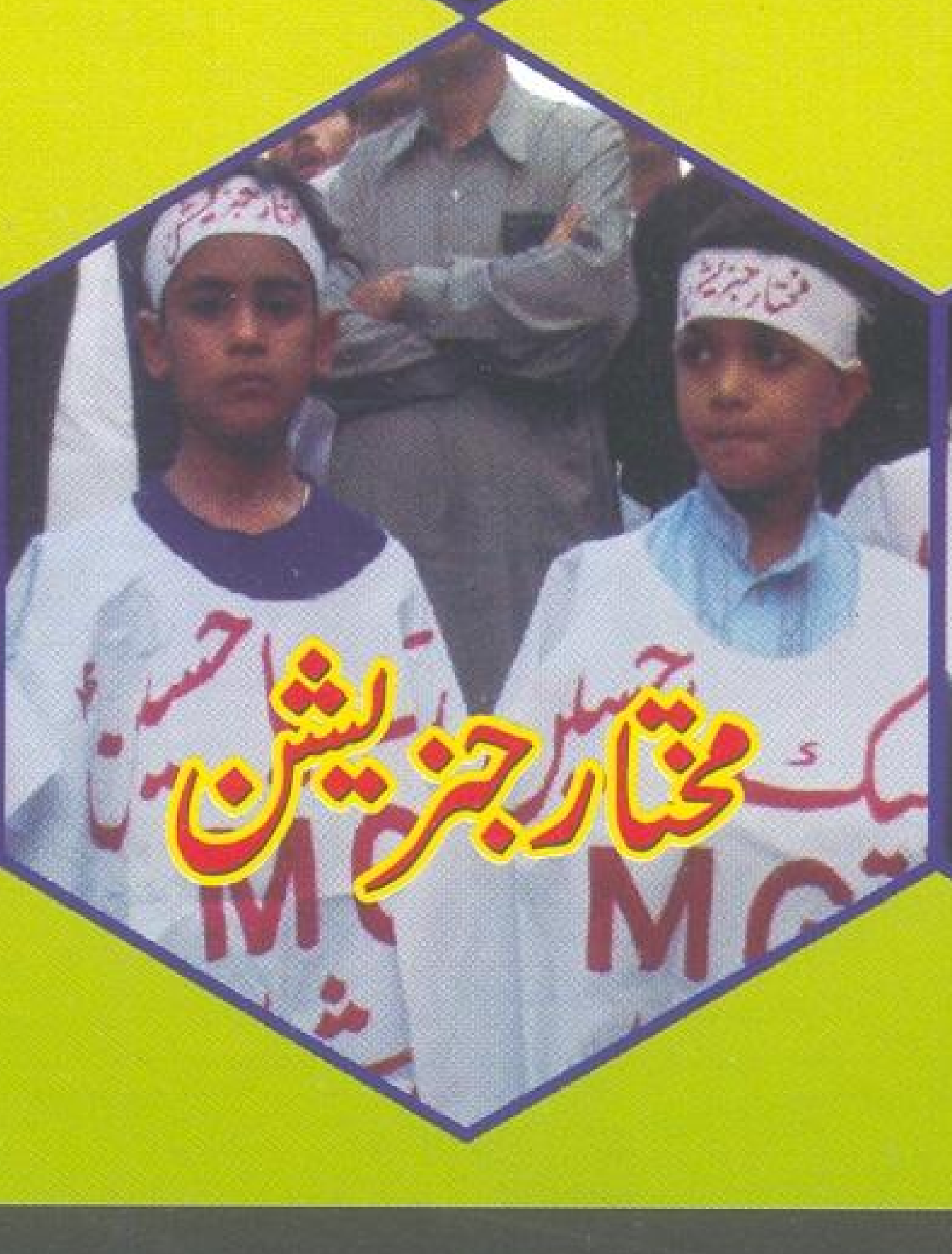

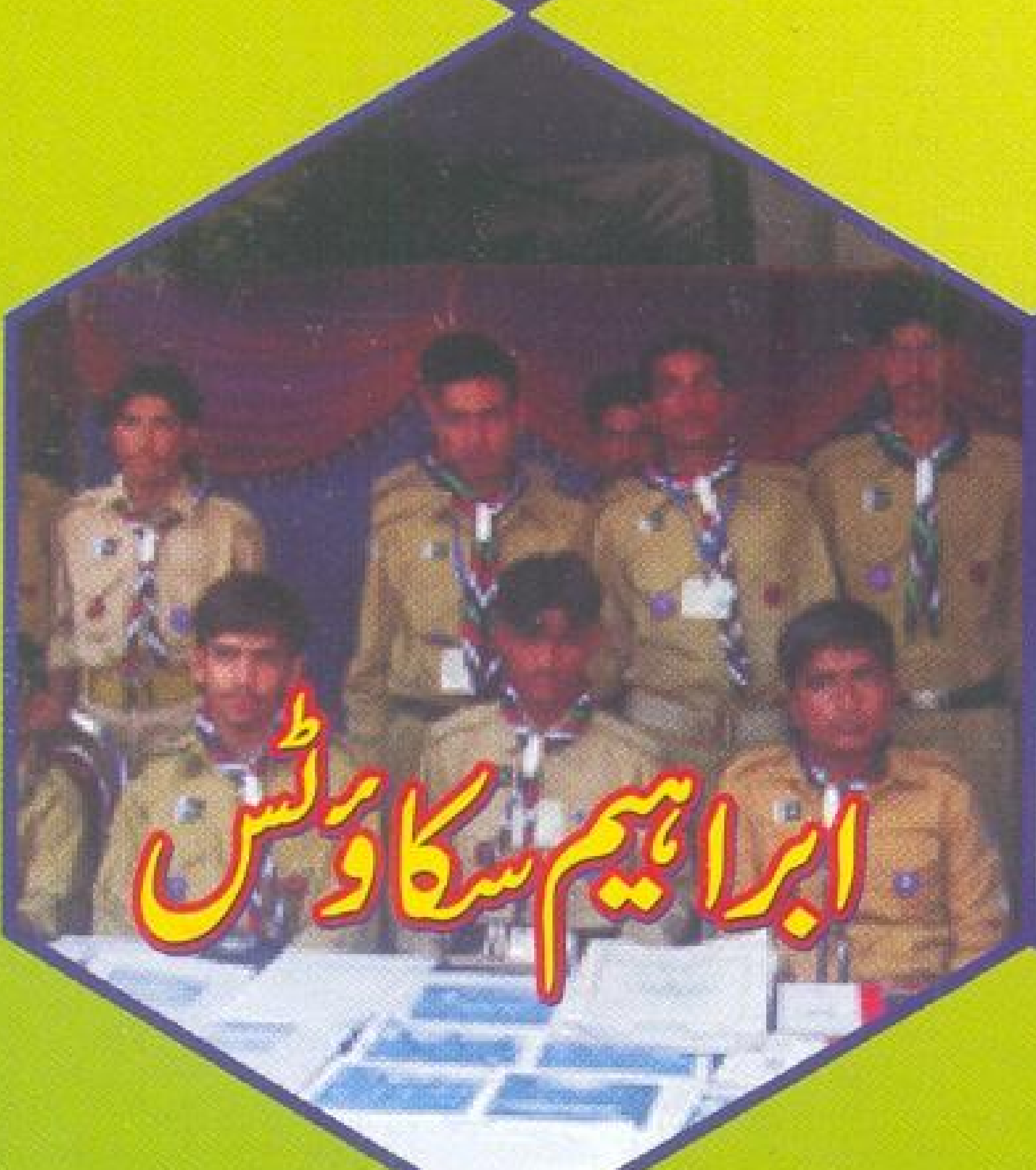

تحریک نفاذ فقہ جعفریہ کے بنیادی پانچ اصول

ولاء علیؑ

عظمت سادات

عزاء حسینؑ

مرکزیت

مرجعیت

قرآن واہلبیتؑ	ہمارا دستور حیات
ولاء وعزاء	ہمارا ایمان و ایقان
لبیک یا حسینؑ	ہمارا شعار
مرجعیت ومرکزیت	ہمارا محور

آیئے

کاروان مختار آل محمدؐ میں شامل ہو کر اجر رسالت ادا کیجئے

مرکزی دفتر: 7-B-2 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی

Ph: 051-4840625, 051-44410180

www.tnfj.org.pk